وقف

بعونہ تعالی

الکلام المبین فی بیان التجہیز والتکفین

از تالیف لطیف حامی دین متین پیرو سنت خاتم النبیین عامل حدیث
نبوی تابع طریق مصطفوی حضرت سیدحمت العلی بن سید محمد صادق صاحب

باہتمام

عینان اگین شیخ محی الدین تاجر کتب مطبع صدیقی محلہ سادہوان شہر لاہور ۱۳۰۸ ہجری
مین بزیور طبع مزین ہو کر اہل ایمانون کے لیے ذخیرۂ آخرت و توشۂ عاقبت ہوا

Marfat.com

135394

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شیء قدیر الذی خلق الموت والحیوۃ
لیبلوکم ایکم احسن عملا ۰ والصلوۃ والسلام علی رسولہ وعبدہ محمد سید الرسل
وخاتم الانبیاء وعلی آلہ واصحابہ الجامعین لمحاسن الاخلاق ومکارم الاتقیاء ۰
امابعد المفتقر الی رحمۃ ربہ القوی رحمت اللہ تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی ابن محمد صادق بن
حافظ ولی محمد غفر اللہ لہم متوطن جالندھر خاندان حافظ باقر صاحب مغفور مرحوم سے اخوان دین و ارباب
یقین کیخدمت مین عرض رسان ہے کہ یہ نیاز مند چند مسائل تجہیز و تکفین حسب فرمایش بعض احباء اخبار
صریحہ و آثار صحیحہ سے بکمال جد و جہد تلاش کرکے عوام مین شایع کرتا ہے کہ برادران دینی کو پیروی سنت
کا باعث ہو اور واسطے اس قلیل البضاعت کے زاد آخرت ہو اس عاجز نے رسالہ ہذا مین جو کچھ تحریر کیا
موافق تحقیق علماء فحول تحریر کیا اور اپنی جانب سے حتی الامکان درج کرنے روایات ضعیفہ سے اجتناب
کیا لیکن بمقتضاے بشریت اگر کہین بھول چوک ہو گئی ہو تو امیدوار عفو ہے اس خادم مسلمین متبع سنت
سید المرسلین نے واسطے تسکین ناظرین جس کتاب سے مسئلہ نقل کیا نام منقول عنہ ارقام کر دیا تاکہ جسکو کچھ
شک کسی مسئلہ مین معلوم ہو منقول عنہ سے دیکھکر اپنی تسکین کرے اور نام اس رسالہ کا **کلام الفائز
فی بیان الجنائز** رکھا یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر ایک مقدمہ مین ہدایت پیروی رسول علیہ التحیۃ و
السلام کے اور چند ابواب مسائل دفن و کفن میت مین ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا
تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۰ **مقدمہ** اس امر کے بیان مین کہ ہر شخص مومن پر تابعداری
رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہی کی فرض ہے قال اللہ تعالی وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم

عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ترجمہ اور جو کچھ کہ دے تمکو رسول اسے لو اور جس کو
جس چیز سے کہ منع کرے تمکو پس باز رہو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے قال تعالیٰ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ
فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِیْلًا ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور جو اختیار والے
ہین تم مین سے پہر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز مین تو اسکو رجوع کرو اللہ کی اور رسول کی طرف اگر یقین رکھتے ہو اللہ
پر اور پچھلے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے فائدہ اس آیت مین حکم کیا ہے رجوع کرنیکا طرف
قرآن وحدیث کو وقت اختلاف وتنازع کے پہر اس رجوع اور رد کو معلق کیا ہے ایمان باللہ ویوم آخر پہ
معلوم ہوا کہ جو شخص نزاع باہمی کا رد طرف کتاب سنت کے نہین کرتا ہے وہ منکر ہے اللہ وقیامت کا
یہ بہی معلوم ہوا کہ مرجع تنازع امر کا دین مین طرف انہین دو اصل اصیل کے ہے نہ طرف قیاس وتفریع بے
دلیل کی قال تعالیٰ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا
فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ترجمہ پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہین ایمان
لاوین گے یہانتک کہ حاکم بناوین تجکو بیچ اوس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان انکے پہر نہ پاوین بیچ دلون اپنے
کے تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور مان لیوین مان لینے کر فائدہ یہ بات حیات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین یون تہی کہ آپ کے پاس آکر حکم حاصل کرتے تہے اب بعد وفات شریف کے اسطرح پر ہے
کہ رجوع طرف سنت مطہرہ کے کرین یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ ایمان کی علامت اور دستاویز یہی ہے
کہ دنیا ودین کے جس کام کی بابت آپس مین جھگڑا اوٹہے اوسکے فیصلے کے لیے حضرت کو منصف ٹہیراے پہر جو
حکم حدیث سے ثابت ہو اوس مین چون وچرا نکرے اور نہ اس سے ناخوش اور دلمین تنگ ہو بلکہ بسر وچشم اس
حکم کو تسلیم کرے اور مان لے تو تو ایمان اسکا ہے اور نہین تو نہین قال تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ کہہ اگر ہو تم چاہتے
اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تمکو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے فائدہ یہ آیت شریف حاکم ہے ہر مدعی محبت خدا پر جو طریقہ محمدیہ پر نہین ہے وہ اپنے دعوے
مین حقیقۃً کاذب ہے جبتک کہ اتباع شرع محمدی دین احمدی کا کل سارے اقوال وافعال مین نکرے

Marfat.com

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ
مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ترجمہ اور نہین لائق ہی واسطے کسی
مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان کے جسوقت کہ مقرر کرے خدا اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہووے واسطے ان
کے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ترجمہ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول
کی توکہ تم رحم کیے جاؤ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ
مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ترجمہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی پس یہ لوگ
ساتھ اون لوگون کے ہین کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر اونکے پیغمبرون سے اور صدیقون سے اور
شہیدون سے اور صالحون سے اور اچھے ہین یہ لوگ رفیق یہ فضل ہے اللہ کیطرف سے اور کافی ہے اللہ
جاننے والا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ترجمہ اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اسکے کا داخل
کریگا اسکو بہشتون مین چلتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے بیچ اونکے اور یہ ہے مراد پانا بڑا
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
ترجمہ پس ڈرو اللہ سے اور درست کرو معاملے اپنے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوس کے
کی اگر ہو تم ایمان لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ
وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ اور رسول اوسکے کی اور مت پھرو
اس سے اور تم سنتے ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ
وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ترجمہ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی اور مت
جھگڑو آپس مین پس سست ہو جاؤگے اور جاتی رہیگی ہوا تمہاری اور صبر کرو تحقیق اللہ ساتھ صبر
کرنیوالون کے ہے فائدہ ہوا جاتی رہیگی یعنے اقبال سے ادبار آجاویگا اور فرمایا اللہ نے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ترجمہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے
اللہ کی اور رسول اسکے کی اور ڈرے اللہ سے اور پرہیزگاری کرے پس یہ لوگ ہین مراد پانیوالے قال تعالیٰ

Marfat.com

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ
تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ترجمہ کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری
کرو رسول کی پس اگر پھر جاؤ پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر ذمہ اوسکے ہے جو کچھ اوٹھوایا گیا وہ اور اوپر تمہارے
ہے جو کچھ اوٹھوائے گئے تم اور اگر فرمانبرداری کرو اوسکی راہ پاؤ اور نہیں اوپر پیغمبر کے مگر پہونچا دینا ظاہر اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ترجمہ اور قائم رکھو
نماز کو اور دو زکوۃ اور فرمانبرداری کرو رسول کی تو کہ تم رحم کیے جاؤ فائدہ معلوم ہوا کہ بحکم قرآن
جیسے کہ پانچ وقت کے نماز اور زکوۃ فرض ہے مثل نماز و زکوۃ کے اطاعت رسول خدا کی بھی ہر کام میں
فرض ہے صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے پس اطاعت رسول کی بغیر اسکے نہیں حاصل ہوتی کہ جو احوال
و اعمال و افعال و اخلاق و سیر رسول الثقلین کے کتب سنت صحیحہ میں درج ہیں انکو معلوم کرے اور
پر جہانتک بن سکے عمل کرے کسی کے قول و فعل و رای و اجتہاد و قیاس کو کسی آیت یا حدیث پر بہ
صورت مخالفت دلیل کے ترجیح نہ دے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ترجمہ البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی
اچھی واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہے خدا اور دن پچھلے کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط یعنے جھوٹھ
نہ بولا کرو سنوار دیگا واسطے تمہارے عمل تمہارے اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ اور جو کوئی کہا مانیگا اللہ
اور اسکے رسول کا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہونچنا بڑا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ترجمہ پس قائم رکھو نماز کو اور دو زکوۃ
اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکے کی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم اور فرمایا اللہ نے
وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ
اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکے کی نہ کم دیگا تمکو عملوں تمہارے میں سے کچھ تحقیق اللہ بخشنے
والا مہربان ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ

Marfat.com

اللہُ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ترجمہ اور ایمان والے اور ایمان والیان بعضے اونکے دوست ہین
بعض کے حکم کرتے ہین ساتھ بہلائی کے اور منع کرتے ہین برائی سے اور قائم رکہتے ہین نماز کو اور دیتے
ہین زکوۃ اور فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور رسول اوسکی کی یہ لوگ شتاب رحم کریگا انکو اللہ تحقیق اللہ
غالب حکمتوالا ہے اور فرمایا اللہ تعالٰے نے وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ط فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا
الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ترجمہ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس اگر پہر جاؤ تم سوای اس کے
نہین کہ اوپر رسول ہمارے کے ہے پہونچا دینا ظاہر فرمایا اللہ تعالٰے نے یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا
الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو رسول کا
اور مت باطل کرو عملون اپنے کو فرمایا اللہ تعالٰے نے اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ
جَہَنَّمَ خَالِدًا فِیْہَا ط ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ترجمہ کیا نہ جانا اونہون نے یہ کہ جو کوئی خلاف کرے
اللہ کا اور رسول اوسکے کا پس یہ کہ واسطے اوسکے ہے آگ دوزخ کی ہمیشہ رہنے والا بیچ اوسکے یہ ہے
رسوائی بڑی فرمایا اللہ تعالٰے نے قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ
ترجمہ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی پس اگر موہنہ پہیرو پس تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا
کافرونکو فائدہ اس آیت مین وہ وعید شدید ہے جسکا کچہ پایان نہین ہے کیونکہ ترک اطاعت
رسول پر کفر کا اطلاق کیا ہے اطاعت رسول کے سوا اسکی نہین ہوسکتی ہے کہ جو کچہ رسول نے جسطرح پر
فرمایا ہے اوسکو قبول کرے خلاف اسکے کوئی قول یا فعل صادر نہ ہو کیونکہ اعراض کرنا اس اطاعت
سے شان کفار کی ہوتی ہے نہ اہل ایمان کی جب حکم و تحکیم رسول سے دل تنگ ہوا اور سوا حکم رسول کے
دوسرے کی رائے اور عقل پسند آئی تو اب ایمان کا خدا حافظ ہے فرمایا اللہ تعالٰے نے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْہَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ ترجمہ اور جو کوئی نافرمانی کرے
اللہ اور رسول اسکے کی اور گذر جاوے حدون اسکی سے داخل کریگا اوسکو آگ مین ہمیشہ رہنے والا بیچ اسکے
اور واسطے اوسکے ہے عذاب ذلیل کرنیوالا فرمایا اللہ تعالٰے نے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی
فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْہِمْ حَفِیْظًا ترجمہ جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق کہا مانا اللہ کا اور جو کوئی پہر جاوے
پس نہین بہیجا ہمنے تجہکو اوپر انکے نگہبان اور فرمایا اللہ تعالٰے نے وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ
الْعِقَابِ ترجمہ جو کوئی خلاف کرے اللہ اور رسول اوسکے کا پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اور فرمایا

Marfat.com

تعالى نے يوم تقلب وجوههم في النار يقولون يا ليتنا اطعنا الله واطعنا الرسولا ط وقالوا
ربنا انا اطعنا سادتنا وكبراءنا فاضلونا السبيلا ط ربنا اٰتهم ضعفين من العذاب و
العنهم لعنا كبيرا ترجمہ جسدن کہ پھیر جاوین گے موہنہ اونکے بیچ اگ کے کہین گے اے کاشکے ہمنے
فرمانبرداری کی ہوتی اللہ کی اور فرمانبرداری کی ہوتی رسول کی اور کہین گے اے رب ہمارے
تحقیق ہمنے فرمانبرداری کی ہے سردارون اپنے کی اور بڑون اپنے کی پس گمراہ کردیا اونہونے ہمکو راہ
سے اے رب ہمارے دے انکو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر انکو لعنت بڑی اور فرمایا اللہ تعالى نے ويوم يعض
الظالم على يديه يقول يليتني اتخذت مع الرسول سبيلا ط يويلتى ليتني لم اتخذ فلانا
خليلا ط لقد اضلني عن الذكر بعد اذ جاءني ط وكان الشيطان للانسان خذولا ط
وقال الرسول يا رب ان قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا ترجمہ اور جسدن کہ کاٹ
کاٹ کہاویگا ظالم اوپر دونون ہاتہون اپنے کے کہیگا اے کاشکے پکڑتا مین ساتہہ رسول کے راہ
ای وائے ہے مجہکو کاشکے نہ پکڑتا فلانے کو دوست البتہ گمراہ کیا مجہکو قرآن سے پیچہے اسکے کہ آیا میرے
پاس اور ہے شیطان آدمی کو ہلاک مین سوپنے والا اور کہا رسول نے اے رب میرے تحقیق قوم میری نے
پکڑا ہے اس قرآن کو چہوڑا ہوا اور فرمایا اللہ تعالى نے ومن يطع الله ورسوله يدخله جنت تجري
من تحتها الانهار ط ومن يتول يعذبه عذابا اليما ترجمہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ
کی اور رسول اسکے کی داخل کریگا اسکو بہشتون مین چلتی ہین نیچے اونکے سے نہرین اور جو کوئی پہر جاویگا
عذاب کرے گا اوس کو درد دینے والا فرمایا اللہ تعالى نے ومن يعص الله ورسوله فان له نار
جهنم خالدين فيها ابدا ترجمہ جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق واسطے
اوسکے آگ ہے دوزخ کی ہمیش رہنے والے بیچ اوسکے ہمیشہ اور فرمایا اللہ تعالى نے ومن يشاقق الرسول من
بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم
وساءت مصيرا ترجمہ اور جسنے خلاف کیا رسول کا پیچہے اسکے جب کہل چکی اوسپر راہ کی بات
اور چلا سب مسلمانون کی راہ سے سوا ہم اوسکو حوالہ کرین اسیطرف جو اوسنے پکڑے اور ڈالین اسکو دوزخ
مین اور بہت بری جگہہ پہونچا فرمایا اللہ تعالى نے فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة
او يصيبهم عذاب اليم ترجمہ پس چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ کہ مخالفت کرتے ہین امر اوسکی اس سے

کہ پہونچے انکو فتنہ یا پہونچے انکو عذاب دردناک اور فرمایا اللہ تعالے نے فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ پس اگر نہ قبول کرین واسطے تیرے پس جان تو کہ سوائے اس کے نہین کہ وہ پیری کرتے ہین خواہشون اپنی کی اور وہ کون شخص ہے بہت گمراہ اس سے کہ پیروی کرتا ہے خواہش اپنی کی بغیر ہدایت کے خدا کیطرف سے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمون کو قال تعالی یَوْمَىٕذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا ؕ ترجمہ اوسدن آرزو کرینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور نافرمانی کی پیغمبر کی کاش کہ برابر کیجاوے ساتھ انکے زمین اور نہ چھپاوینگے اللہ سے کچھ بات فائدہ یعنے ہر امت اور عہد کے لوگون کا احوال اسوقت کے پیغمبر سے اور معتبر نیکبختون سے بیان کراوینگے منکرونکا انکار اور اطاعت والون کی اطاعت بیان ہوگی تب مشرک اور نافرمان پیغمبر کے آرزو کرینگے کہ ہم انسان نہوتے مٹی ہین بلکہ خاک ہوجاتے تو اچھا ہوتا لیکن اسوقت کا یہ پچھتاوا کچھ کام نہین آویگا ای بھائیو اب وقت ہی جو جو پیغمبر کی تابعداری اور سنت کی پیروی ہو سکے کرلو ورنہ پھر یہ زندگانی کہان اور پھر عمل سنت کہان

اخبار رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم واقوال صلحاء رحمہم اللہ

مشکوۃ مین ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اسکے پس تحقیق اچھی باتون مین سے اچھی بات اللہ کی کتاب ہے یعنے قرآن مجید اور بہتر طریق انہونمین سے راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بدتر ین چیزون کی نئی نکلین ہوئی جو چیزین ہین اور جو بدعت ہی گمراہی ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے فائدہ اسحدیث مین کتاب و سنت کو خیر ٹہرایا ہے اور محدثات کو شر بتایا ہے یہ محدثات شامل ہین ہر امر اعتقادی و قولی و فعلی کو پھر ہر بدعت کو بلا تخصیص کسی نوع کے ضلالت کہا ہے یہ دلیل بین ہے عدم تقسیم بدعت پر اگر کوئی فرد بدعت کی ضلالت نہوتی تو یہ کلیہ مطلقہ ارشاد نہوتا رسول خدا نے اسحدیث مین لفظ جمع کا فرمایا ہے جو شامل ہے ہر محدث کو اور محدثات پر اطلاق شر کا کیا ہے سو شر مین خیر نہین ہوتی ہے پھر کسطرح کوئی محدث خیر

Marfat.com

یعنے حسنہ ہو سکتا ہے ہر بدعت کو گمراہی قرار دینا باعلی صوت منادی ہے اس بات پر کہ کسی بدعت مین ہدایت
نہین ہے غرضکہ حدیث اپنے اطلاق پر ہے ہرگز اوس مین احتمال تخصیص کا نہین ہے مشکوٰۃ مین ہے عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ
تُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ اَحْيٰى سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي
وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ
هٰذَا الْوَجْهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہا فرمایا واسطے میرے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے کہ نہین بیچ دل تیرے کے کینہ
واسطے کسے کے پس کر تو پھر فرمایا واسطے میرے اے بیٹے میرے اور یہ ہے سنت میری اور جسنے زندہ
کیا سنت میری کو پس تحقیق زندہ کیا مجھکو اور جسنے زندہ کیا مجکو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت
کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے **فائدہ** معلوم ہوا کہ محب سنت محب رسول
ہوتا ہے اوسکو مرافقت حضرت کی جنت مین ہاتھ آتی ہے سو جبکہ نری محبت سنت کا یہ ثمرہ نافع ہے
تو عامل بالسنۃ کا خدا جانے کیا کچھ مرتبہ عالی ہوگا اس حدیث سے یہ بھی سمجھا گیا ہے کہ جو کوئی مخالف سنت
ہو کر مدعی حضرت کی محبت کا ہے وہ کاذب ہے حضرت کی دوستی تو یہی ہے کہ سنت کے موافق عمل کرے
یہ بھی ثابت ہوا کہ عامل بالسنۃ بڑے درجے کا بہشتی ہے کہ بہشت مین حضرت کے ساتھ ہوگا ایک سنت
حضرت کی یہ بھی ہے کہ صبح سے شام اور شام سے صبح تک کسی متبع سنت مسلمان کا دلمین بغض و کینہ
نہ ہو مشکوٰۃ مین ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے چنگل مارا یعنے عمل کیا میری سنت پر میری
امت کے فساد کے وقت تو اسکو ثواب سو شہید کا ہے **فائدہ** اس حدیث مین بشارت عظیمہ ہے واسطے
عامل بالحدیث کے اسلیے کہ تمسک عبارت ہے عمل کرنے سے سنت پر اور مراد فساد سے بدعت و جہالت ہے
جنمین اکثر لوگ مبتلا رہتے ہین اور جبکہ ایک شہید کا اجر غیر شہید سے اس قدر بڑا ہے تو سو شہید کے اجر
کا کیا حساب ہے یہ اسلیے ہے کہ عمل بالحدیث مین بڑے بڑے امتحانات ہوتے ہین اور بہت مشقتین اور
محنتین اوٹھانے پڑتی ہین ہزارون بدعتی اوسکے دشمن ہوتے ہین اور اسکو برا کہتے ہین بلکہ اوسکی

Marfat.com

جان و آبرو کھونیکی فکر مین رہتے ہین اور وہ عامل بالسنۃ صبر کرتا ہے اسلیے مستحق اتنے بڑے ثواب پانیکا ہوتا ہے مشکوۃ میں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابی ہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنے کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی کہا صحابہ نے اور کسنے قبول نکیا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق اُسنے قبول نکیا روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** مراد عصیان سے اس جگہہ اختیار کرنا بدعت کا ہے سنت پر اس سے معلوم ہوا اہل بدعت جب تک بدعت سے توبہ نکرے لائق داخل ہونے بہشت کے نہوگا کیونکہ انس مرفوعًا فرماتے ہین مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنے جس شخص نے میری سنت سے منہ پھیرا ہے وہ مجھسے نہین ہے اہل بدعت ہمیشہ اتباع سنت سے بے پروا رہا کرتے ہین اسحدیث مین بڑا وعید شدید ہے اہل بدعت کیلیے مشکوۃ مین ہے عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِیْكُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ ترجمہ مالک بن انس روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑین مینے تم مین دو چیزین کہ ہرگز گمراہ نہوگے جب تک مضبوط پکڑے رہوگے اندونون کو ایک کتاب اللہ کی اور دوسری سنت رسول کی **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ گمراہ نہونا قرآن اور حدیث کے عمل کرنے پر موقوف ہے اور حضرت نے یہی دو چیزین واسطے امت کے قیامت تک چھوڑین ہین جسنے انکو نہ لیا وہ گمراہ ہوا یہ حدیث حجت ہے واسطے رد قیاس وغیرہ کے حدیث غضیف ثمالی مین مرفوعًا آیا ہے کہ نہین نکالے کسی امت نے کوئی بدعت لیکن اوٹھ گئی مثل اوسکی ایک سنت رواہ احمد معلوم ہوا کہ ہر بدعت رافع سنت ہوتی ہے خواہ عقاید مین ہو یا اعمال مین مثلًا جب سے بدعت تقلید کی نکلی ہے سنت تمسک بکتاب و حدیث مرفوع ہوگئی ہے وعلی ہذا القیاس مسلم مین ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جبتک اوسکو محبت میری اولاد اور ماں باپ اور سب لوگون سے زیادہ نہو **فائدہ** خطابی نے کہا مراد

وہ محبت نہین ہے جو طبعی ہوتی ہے اور غیر اختیاری بلکہ مقصود محبت اختیاری ہے تو مطلب ہے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپکے ارشاد کی تعمیل دنیا کی سب چیزون پر مقدم رکھے ماں باپ
بی بی اولاد دوست آشنا یہ سب اگر ناراض ہوجاوین تو قبول کرے پر خدا اور اوسکے رسول کی نا
فرمانی ہرگز نکرے یہی محبت صادقہ ہے جسپر مدار ہے ایمان کا ابن بطال نے کہا حدیث کا مطلب ہے کہ جس
شخص کا ایمان کامل ہو وہ اس بات کو یقین کریگا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حق اوسپر زیادہ ہے اسکے
باپ اور بیٹے کے حق سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے ہمکو جہنم سے نجات ملی ہے اور ہمنے
گمراہی سے نکلکر ہدایت پائی ہے قاضی عیاض نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت مین سے یہ بات
بھی ہے کہ آپ کی سنت کی مدد کرنا آپ کی شریعت مطہرہ پر جو اعتراض کرے اسکا جواب دینا اور آپ سے
ملنے کی آرزو کرنا اگرچہ جان اور مال سب تصدق ہوجاوے جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہوئی یہ بات
کہ ایمان کی حقیقت پوری نہین ہوتی بغیر اس محبت کے اور ایمان صحیح نہین ہوتا جب تک رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر اور منزلت ماں باپ بزرگ محسن سب سے زیادہ دلمین نہ ہو اور جسکا یہ اعتقاد نہ
ہو وہ مومن نہین ہے (نووی) ترمذی مین ہے بلال بن حارث مزنی روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسنے زندہ کی کوئی سنت میری سنتون مین سے کہ تحقیق متروک ہوگئی تھی پیچھے میرے
پس بلاشبہ اوسکے لیے ہے ثواب مانند ثواب ان لوگون کی کہ عمل کیا انہون نے اوس سنت پر بغیر
اسکے کہ ناقص کرے انکو ثواب مین سے کچھ **فائدہ** زندہ کرنا سنت کا یہ ہے کہ عمل کرے آپ اوسپر اور شوق
دلاوے لوگون کو اوسکی اور رغبت دلاوے انکو اوسکے قائم کرنیکی جتنے لوگ اسکی رغبت دینے سے سنت
پر عامل ہونگے اور ثواب پاوینگے اتنا ہے اس پہلے جاری کرنیوالے اور رغبت دلانیوالے کو ثواب ملتا
جاویگا اور اسکے ثواب ملنے سے عاملون کے ثواب سے کمی نہ ہوگی بلکہ وہ ثواب کرنیکا پاوینگے اور یہ باعث
ہوویگا اسیطور مبتدع کو برابر جملہ عمال بدعت کے گناہ ہوگا العیاذ باللہ مشکوۃ مین ہے انس رضی
اللہ عنہ کہتے ہین آئے تین شخص طرف بیبیون رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پوچھتے ہوئے عبادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ خبر دی گئی ساتھ اسکے گویا کم جانا اوسکو پس کہا آپس مین
کہان ہین ہم بنسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق اللہ نے بخشی واسطے انکے پہلے اور پچھلی
گناہ پس کہا ایکنے انمین سے پس مین نماز پڑھا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزہ رکھا

کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے پس مین الگ ہونگا عورتون سے پس نکاح کرونگا کبہی
پس پیغمبر لائے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف انکی فرمایا تمنے کہا تہا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق
مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہاری اللہ سے اور تقوی کرتا ہون بہ نسبت تمہاری واسطے اللہ کے لکن مین
روزے رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور نماز پڑہتا ہون انکو اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون
سے جس شخص نے اعراض کیا طریقے میرے سے پس نہین مجہسے روایت کی یہ حدیث شیخین نے **فائدہ** اس حدیث
مبارک سے ثابت ہوا جو عبادت پیروی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ہو وہی ٹہیک ہے اور اسی عبادتمین ثواب
اور اجر کی امید ہے اور جو عبادت رسولخدا سے ثابت نہین اسمین ہرگز ثواب نہین پس جس عبادت کریکا ارادہ اور
قصد ہو اوسکا ثبوت اول حدیث صحیح رسول خدا سے کرلے بعدش عامل ہو جو عبادت ورد وظیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پایہ ثبوت کو نہ پہونچی ہرگز ہرگز اوسکا عامل نہ ہونا چاہیے فرمایا ابو الطیب نواب سید محمد صدیق الحسن
خان رحمہ اللہ نے ہدایۃ السائل مین فَاعْرِفْ ہٰذَا وَاحْرِصْ عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ اِلَیْکَ وَاِلٰی سَائِرِ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ
رَسُوْلًا اِلَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْمُرْکَ بِاِتِّبَاعِ غَیْرِہٖ وَلَا شَرَعَ لَکَ عَلٰی لِسَانِ سِوَاہُ مِنْ اُمَّتِہٖ حَرْفًا وَاحِدًا وَ
لَا جَعَلَ لَکَ شَیْئًا مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْکَ فِیْ قَوْلِ غَیْرِہٖ کَائِنًا مَنْ کَانَ **ترجمہ** پس پہچان رکہہ تو اسکو اور حرص رکہہ
اسپر یعنے رغبت رہ پس تحقیق خدا تعالی نے تیری طرف اور اور امت کی طرف سوا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے رسول نہین بہیجا اور نہ تجہکو اوسکے غیر کی تابعداری کا حکم دیا اور نہ اسکی امت مین سے اسکے
سوا کسیکی زبان پر ایک حرف تک شریعت مقرر کی اور نہ تجہپر غیر کے قول کو خواہ کوئی ہو حجت ٹہیرایا **فائدہ**
معلوم ہوا کہ حقتعالی نے بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کی تابعداری کا حکم نہین دیا اور نہ بجز آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام کے کسی کی کلام شریعت مقرر کی اسی پر کتاب اور سنت اور اجماع امت
شاہد ہے حضرت پیران پیر سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب مین فرماتے ہین اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا
وَاَطِیْعُوْا وَلَا تَمْرُقُوْا وَوَحِّدُوْا وَلَا تُشْرِکُوْا **ترجمہ** تابعداری کرو سنت کی یعنے طریق رسول علیہ السلام
کی اور بدعت پیدا نکرو بیچ دین کے اور فرمانبرداری کرو احکام خدا اور رسول کی اور نہ ہو وتم باہر حکم خدا اور
رسول سے اور ایک جانو خدا کو اور مت شریک کرو کسی کو ساتہہ اوسکے **عقیدہ واسطیہ** مین ہے
قال عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ کُفِیْتُمْ وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ
عَلَیْکَ بِاٰثَارِ مَنْ سَلَفَ وَاِنْ رَفَضَکَ النَّاسُ وَاِیَّاکَ وَاٰرَاءَ الرِّجَالِ وَاِنْ زَخْرَفُوْہُ لَکَ بِالْقَوْلِ

کہا عبد اللہ بن مسعود نے متابعت کرو رسول علیہ السلام کی اور بدعت مت نکالو اسواسطے کہ سنت ہے تمکو
کفایت کرتی ہے اور کہا اوزاعی نے لازم پکڑ تو آثار سلف کے اگرچہ چھوڑ دین تجہکو لوگ اور بچا آپ کو مکر لوگون
سے اگرچہ اچھی کلام بنا کر دکھلاوین تجکو تجرید التوحید مین ہے اَحْسَنُ الْعَمَلِ اَخْلَصُہٗ وَاَصْوَبُہٗ فَالْخَالِصُ اَنْ
یَّکُوْنَ لِلّٰہِ وَالصَّوَابُ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی وَفْقِ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ اچہا عملون
مین سے وہ عمل ہے جسمین اخلاص بہت ہو اور ٹہیک ہو پس خالص ہے کہ واسطے اللہ کے ہو اور ٹہیک یہ ہو کہ
سنت رسول پر ہو تفسیر کبیر مین ہے اَلْمَسْئَلَۃُ السَّادِسَۃُ ذَکَرُوْا فِیْ تَفْسِیْرِ اَحْسَنُ عَمَلًا وُجُوْہًا اَحَدُہَا
اَنْ یَّکُوْنَ اَخْلَصَ الْاَعْمَالِ وَاَصْوَبَہَا لِاَنَّ الْعَمَلَ اِذَا کَانَ خَالِصًا غَیْرَ صَوَابٍ لَمْ یُقْبَلْ وَکَذٰلِکَ
اِذَا کَانَ صَوَابًا غَیْرَ خَالِصٍ فَالْخَالِصُ اَنْ یَّکُوْنَ لِوَجْہِ اللّٰہِ وَالصَّوَابُ اَنْ یَّکُوْنَ عَلَی السُّنَّۃِ
چہٹا مسئلہ ذکر کی ہین علما نے احسن عملاً کی تفسیر مین وجوہ بہت اول یہ کہ ہو آدمی خالص اور صحیح
تر اعمال مین اسلیے کہ عمل جب خالص غیر صحیح ہو نہین قبول کیا جاتا اور ویسا ہی جب صحیح غیر خالص ہو اور
خالص وہ ہے کہ ہو وہ خالص اللہ جلشانہ کے لیے اور صحیح وہ ہے کہ طریقے سنت پر ہو یعنے موافق سنت نبی
علیہ السلام کے فرمایا ابن القیم نے اعلام الموقعین مین وَالْفَرْقُ بَیْنَ تَجْرِیْدِ مُتَابَعَۃِ الْمَعْصُوْمِ وَاِہْدَارِ
اَقْوَالِ الْعُلَمَاءِ وَاِلْغَائِہَا اَنَّ تَجْرِیْدَ الْمُتَابَعَۃِ اَنْ لَّا یُقَدِّمَ عَلٰی مَا جَاءَ بِہِ الرَّسُوْلُ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَوْلَ اَحَدٍ وَّلَا رَأْیَہٗ کَائِنًا مَّنْ کَانَ وَمَا کَانَ بَلْ یَنْظُرُ فِیْ صِحَّۃِ
الْحَدِیْثِ اَوَّلًا فَاِذَا صَحَّ نَظَرَ فِیْ مَعْنَاہُ ثَانِیًا فَاِذَا تَبَیَّنَ لَہٗ لَمْ یَعْدِلْ عَنْہُ وَلَوْ خَالَفَہٗ مَنْ
بَیْنَ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ وَمَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ تَتَّفِقَ الْاُمَّۃُ عَلٰی تَرْکِ مَا جَاءَ بِہٖ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
اٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَلْ لَا بُدَّ اَنْ یَّکُوْنَ فِی الْاُمَّۃِ مَنْ قَالَ بِہٖ وَلَوْ خَفِیَ عَلَیْکَ فَلَا تَجْعَلْ جَہْلَکَ بِالْقَائِلِ
بِہٖ حُجَّۃً عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تَرْکِہٖ بَلِ اذْہَبْ اِلَی النَّصِّ وَلَا تَضْعُفْ
ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالص متابعت کرنا اور علماء کے اقوال ڈہا دینا یہ فرق رکھتا ہے
کہ متابعت خالصا اسکا نام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر کسی کی بات اور راے کو مقدم نہ کیا جاوے
کوئی بات ہو اور کسی کی ہو بلکہ پہلے صحت حدیث کو دیکہا جاوے پہر اگر صحیح ہو تو اسکے معنی کو خیال کیا
جاوے جب وہ معلوم ہو چکے تو اس سے عدول نکیا جاوے اگرچہ مغرب تک کے لوگ اسکے مخالف ہون اور خدا کی
پناہ ہے کہ تمام امت ترک حدیث پر اتفاق کرے یہ کبہی نہ ہو گا بلکہ کوئی نہ کوئی امت مین اسکا قائل ہو گا اگرچہ

تجہیز اوسکا حال چھپا رہا ہو اور نیز انہ جانا اس قائل کو اسکے سامنے اہلحدیث کو ترک کرنیمین سند نہین ہو سکتا ہے پس حدیث کیطرف جا اور ہمت نہ ہار حجۃ اللہ البالغہ مین ہے کہا رئیس الاسلام حافظ ابن حزم نے تقلید حرام ہے اور کسی کو حلال نہین کہ کسیکا قول لیوے سوا رسول علیہ السلام کے بغیر برہان کے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَاءَ ترجمہ یعنے فرمانبرداری کرو اوسکی جو اتاری گئی تمپر تمہارے رب کیطرف سے اور مت کہا مانو اوسکے سوا اور لوگونکا الھدی المحمود مین ہے ابن الساعاتی نے مجمع مین نقل کیا ایک شخص عیدگاہ مین عید کی نماز سے پہلے نفل پڑہنے لگا علی مرتضے کرم اللہ وجہہ نے اوسکو منع کیا وہ شخص بولا اے امیر المومنین مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ نماز پر عذاب نہین کریگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین خوب جانتا ہون اللہ تعالی کسی فعل پر ثواب نہین دیگا جب تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکا کرنا ثابت نہو اور جب اس نماز پر رسول خدا نے رغبت نہ دلائی ہو تو تیری نماز عبث ہوگی اور عبث حرام ہے شاید اللہ تعالی اس وجہ سے کہ تو نے مخالفت کی رسول کی تجھے عذاب کرے انتہی یا الہ العالمین اس عاجز کو اتباع اپنے رسول کی مع اخوان دین نصیب کر کی خاتمہ بالخیر عطا کر اور شرک اور بدعات و اہیات سے اپنے فضل و کرم سی بچا آمین تمام ہوا مقدمہ کتاب کا اب مسائل تجہیز و تکفین ساتھہ فضل خدا کے شروع ہوتے ہین اللہم ایاک نعبد و ایاک نستعین فقط

باب بیمار کی عیادت اور اوسکے ثواب کے بیان مین

مشکوۃ مین ابی موسی رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہلاؤ بھوکے کو یعنے مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھوڑاو قیدی کو یعنے دشمن کے ہاتھ سے روایت کی بخاری نے مشکوۃ مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھہ جانا جنازہ کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والی کا یہ حدیث صحیحین مین ہے ترمذی نے ثویر سے روایت کی وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا پکڑا ہاتھہ میرا علی مرتضے نے اور کہا چلو ہمارے ساتھہ حسین کی عیادت کرین سو پایا ہمنے انکے پاس ابو موسی کو اور کہا علی نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابو موسی یا زیارت کو کہا اونہون نے مین عیادت کو آیا ہون تو کہا علی رضی اللہ عنہ نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی مسلمان

Marfat.com

ایسا نہین کہ عیادت کرے کسی مسلمان کے دن کے شروع مین مگر مغفرت مانگتے رہتے ہین اوسکے
لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب مین مغفرت مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار
فرشتے صبح تک اور ہوگا اوسکے لیے ایک باغ جنت مین مسلم مین ابو ہریرہ روایت کرتے ہین رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماویگا قیامت کے دن اللہ تعالی اے آدم کے بیٹے مین بیمار رہا تو نے میری
خبر نہ لی وہ کہیگا اے پروردگار مین تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا
تجھکو معلوم نہین میرا فلان بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اوسکی خبر نہ لی اگر تو اوسکی خبر لیتا تو مجھکو پاتا اوسکے
نزدیک اے آدم کے بیٹے یعنے تجھہ سے کھانا مانگا تو نے مجھکو کھانا نہ دیا وہ کہیگا اے رب مین تجھہ کو کیسے
کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا کیا تو نہین جانتا میرے فلانے بندے نے تجھہ سے
کھانا مانگا تو نے اوسکو نہ کھلایا اگر تو اوسکو کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے یعنے
تجھہ سے پانی مانگا تو نے مجکو پانی نہ پلایا بندہ بولیگا مین تجھے کیونکر پلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا
پروردگار فرماویگا میرے فلانے بندے نے تجھہ سے پانی مانگا تو نے اسکو نہین پلایا اگر پلاتا تو اسکا بدلہ میرے
پاس پاتا مشکوۃ مین ہے ابن عباس روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک گنوار
کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اوسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھین اوسکو فرماتے
لا بأس طهور ان شاء الله یعنے نہین کچھ ڈر غم نہ کہا اس بیماری سے اسلیے کہ پاک کرنیوالی ہے یہہ
بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہے بوڑہے بڑے پر پلاویگی
یہ تپ اسکو قبرون سے یعنے مار ڈالیگی پس فرمایا رسول علیہ السلام نے پس ہان اسیطرح ہوگا اب روایت کی بخاری نے

باب بیماری اور تکلیف پر صبر کرنیکے ثواب کے بیان مین

مشکوۃ مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتا مسلمان
کو کوئی رنج اور نہ کوئی دوکھہ اور نہ کوئی فکر اور نہ ایذا اور غم یہانتک کہ کانٹا پہونچایا جاتا ہے اسکو مگر
جھاڑتا ہے اللہ تعالی بسبب اسکے گناہ اوسکے روایت کی شیخین نے مشکوۃ مین ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخصکو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اوسکی بھلائی
کا ہو جاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے روایت کی بخاری نے مشکوۃ مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا اونہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتی ہے مومن کو کوئی

تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑہکر بلند کرتا ہے اللہ اسکا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ مشکوٰۃ
مین انس سے روایت ہے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہی کہ فرماتا ہے اللہ تعالے
کہ پاک ہے اور وہ بلند ہے جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھہ دو پیاریون اوسکی کے پہر صبر
کرتا ہے دیتا ہون مین عوض انکے بہشت ارادہ کرتے تہے حضرت دو پیاریون سے آنکھین اسکی روایت
کی یہ بخاری نے مشکوٰۃ مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا گیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور حضرت بخار مین تہے پس لگایا مین نے آنکو ہاتہہ اپنا پہر کہا مینے اے رسول خدا کے آپ کو ہوتا ہے
بخار سخت پس فرمایا رسولخدا نے ہان تحقیق مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخص کی تم مین سے کہا ابن
مسعود نے پس کہا مین نے یہ اسواسطے کہ ہو واسطے آپکے دوگنا ثواب پس فرمایا ہان پہر فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان
کہ پہونچے اسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اسکو ہو مگر دور کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اسکی گناہ اوسکے جیسے
کہ جہاڑتا ہے درخت پتے اپنے یہ حدیث صحیحین مین ہے مشکوٰۃ مین جابر سے روایت ہے کہ کہا تشریف لائے
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پہر فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کانپتی ہے کہا اس نے تپ ہے
نہ برکت دے اللہ اسمین پس فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ
بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کی روایت کی یہ مسلم نے مشکوٰۃ مین ابو موسی سے روایت ہے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے اور فوت ہوتے
ہین اوس سے بسبب اس کے نوافل اور اوراد لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے مانند اس چیز کی کہ عمل کرتا تھا
گھر مین تندرست روایت کی یہ بخاری نے

باب ہے بیان مین اسکے کہ جب رسولخدا صلعم بیمار ہوتے تو معوذات پڑہکر اپنے پر دم کرتے

مشکوٰۃ مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے
دم کرتے اپنے پر معوذات اور پہیرتے اپنے پر ہاتہہ اپنا جہانتک پہونچ سکتا ہاتہہ بدن مبارک پر جب
بیمار ہوئے اوس بیماری مین کہ وفات کیگئی اوسمین تہی مین دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات
کہ تہی حضرت دم کرتے اور پہیرتے ہاتہہ رسولخدا کا یعنے اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کے ہاتہون پر
دم کرتی اور دونون ہاتہہ انکے بدن مبارک پر پہیرتی روایت کی یہ شیخین نے اور مسلم کی ایک
روایت مین ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے تہے حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین سے دم کرتے

اسپر معوذات ترمذی مین ابن عباس سے روایت ہی کہتا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حسنین رضی اللہ عنہما کو ساتھ اس دعا کے اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ ترجمہ پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالی کے کہ پوری مین برائی ہر شیطان کی سی اور ہر جانور زہریلے مارڈالنیوالے کے سی اور ہر آنکھ نظر لگانیوالی کے سے اور فرماتے حضرت کہ تحقیق باپ تمہارے یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام پناہ مین دیتے تھے ساتھ ان کلمات کی اسمعیل اور اسحاق کو روایت کی یہ بخاری نی اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے۔

باب سکرات موت کے بیان مین

مشکوۃ مین بی بی عائشہ سے روایت ہی کہا نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی یہ شیخین نے اور مشکوۃ مین بی بی عائشہ سے روایت ہی کہا وفات ہوئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی درمیان ہنسلی میرے کے اور ٹہوڑے میرے کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کی واسطے کسیکے کبہی پیچہے رسول خدا کے روایت کی یہ بخاری نے فائدہ یعنے وفات ہوئی حضرت کی اسحال مین کہ تکیہ کیے ہوئے تہے مجہپر پس مین خوب جانتی ہون شدت اُنکی کو پس نہین مکروہ جانتی یعنے مین گمان کرتی تہی پہلے سختی موت کے ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکہی مینے سختی رسولخدا کی وفات شریف کی جانا مینے کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بری ہونی خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہے واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین بزرگی ورنہ حضرت کو بطریق اولی ہوتی اور ترمذی مین بی بی عائشہ سے روایت ہے کہا اونہون نے دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قریب وفات کے کہ اونکے پاس ایک پیالہ تہا پانی کا اور وہ ہاتہہ ڈالتے تہے اوس پیالہ مین اور ملتے تہے اپنے مونہہ پر پانی پہر فرماتے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ترجمہ یا اللہ مدد کر میری سختیون پر موت کے اور تکلیفون پر موت کے اور ابوداؤد مین بی بی عائشہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کپڑے یمانی سے ڈہانکے گئے یعنے جب آپ کی وفات ہوئی تو حضرت کو

باب وبا کے بیان مین

مشکوۃ مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہید پانچ مین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنے دستون و استسقاء وغیرہا سے تیسرا

Marfat.com

دڑ بنے والا بدون اختیار کے جو تہا دیوار یا چہت کے نیچے دبنے والا پانچوان شہید بیچ راہ اللہ عز وجل کے روایت کی یہ شیخین نے اور مشکوۃ مین انس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی روایت کی یہ شیخین نے اور مشکوۃ مین بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ کہا پوچہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی سو بس خبر دی مجہکو یہ کہ عذاب ہے بہیجتا ہے اسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ تعالی نے گردانا ہے اسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتی مین اسپر نہین کوئی کہ ہووے طاعون اسکے شہر مین پہر ٹہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی صرف اسی کے لیے ٹہرا رہا نہ اور غرض کے لیے جانتا ہے یہ کہ نہین پہونچیگی اسکو مگر وہ چیز کہ لکہی اللہ نے واسطے اوسکی مگر کہ ہوتا ہے واسطے اسکے مانند ثواب شہید کا روایت کی یہ بخاری نے اور مشکوۃ مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہے بہیجا گیا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلے تم سے تہی یعنے راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نہ جاؤ اس مین اور جسوقت کہ ہوا ایک زمین مین اور ہو تم اسمین پس نہ نکلو بہاگ کر اوس سے روایت کی یہ شیخین نے ۔

باب اولاد کی موت پر صبر کرنیکے اجر کے بیان مین

ترمذی مین ابی سنان سے روایت ہے کہا دفن کیا مینے اپنے بیٹے سنان کو اور ابی طلحہ خولانی بیٹہے تہے قبر کے کنارے پہر جب چاہا مینے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہون نے میرا ہاتہ اور فرمایا کیا بشارت ندون تجہکو اے ابا سنان کہا مینے کیون نہین کہا اونہون نے روایت کی مجہہ سے ضحاک بن عبد الرحمان بن عرزب نے اونہون نے ابو موسی اشعری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا فرماتا ہے اللہ تعالی اپنے فرشتون سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے مین ہان پہر فرماتا ہے پروردگار تعالی شانہ لیلیا تمنے پہل اسکے دلکا سو کہتے ہین فرشتے ہان پہر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے فرشتے کہتے ہین تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا سو فرماتا ہے اللہ جل شانہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گہر جنت مین اور اسکا نام رکہو بیت الحمد یعنے تعریف کا گہر کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور مشکوۃ مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پہر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کہولنے قسم کے روایت کی یہ شیخین نے تفسیر فتح البیان مین ہے جو مومن دوزخ

Marfat.com

مین داخل ہونگے وہ اس مین ٹھنڈک پاوینگے پس فرمایا جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین داخل
ہوگا مگر اسقدر کہ قسم سچ ہوجاوے اور عذاب نہین پاینگے اور مسلم مین ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنے عورتون کے انصار مین سے کہ نہین مرتے تم مین سے کسی کے تین فرزند
پہر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے انمین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے
فرمایا یا دو مرین اور ایک روایت صحیحین مین یون ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہونچے ہون بلوغ کو اور مسلم اور مسند
امام احمد مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ کہا ایک شخص نے ای ابوہریرہ مرگیا بیٹا میرا پس غم کیا مینے اسپر کیا
سنی تمنے دوست اپنے سے یعنی رسول خدا سے اللہ کی رحمتین اور سلام ہوا نپر کوئی ایسی چیز کہ خوش کر دی ہمارے
دلون کو ہماری مردون کیطرف سے یعنے صغرسن مین جو اولاد فوت ہوگئی کہ آیا وہ کچھ کام آویگی یعنے قیامت
کو کہا ہان سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صغیر اولاد مسلمانون کی مثل جانور دریا کی سی
ہوگی بہشت مین ملیگا ایک انکا باپ پہر سے پس پکڑیگا کونا کپڑے اسکیکا پس جدا ہوگا اس سے یہانتک
کہ داخل کریگا اسکو یعنے باپ کو بہشت مین اور لفظ اسکے واسطے احمد کے ہین اور مسند امام احمد اور ابن
ماجہ مین معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان یعنی ماں باپ الذین
کہ فوت ہون انکے تین فرزند مگر داخل کریگا انکو ساتھ فضل و رحمت کی اللہ تعالی جنت مین یعنے والدین
کو بعوض صبر اعرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمایے یا دو پس فرمایا کہ ہان یا دو عرض کیا فرمایے یا ایک
فرمایا ایک بہی پہر فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری ہاتھ اوسکے مین ہی تحقیق کچا حمل کہ گرتا ہے
البتہ کہینچیگا مان اپنی کو ساتھ آنول اپنی کے طرف جنت کی جبکہ صبر کرے اور گنے مان اسکے مرنیکو ثواب
روایت کی ابن ماجہ نے اس قول تک قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اور ابن ماجہ مین
علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچا جہگڑیگا
پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کریگا پروردگار ماں باپ اسکے کو آگ مین یعنے ارادہ کریگا داخل کرنے کا
پس کہا جاویگا کچے بچے جہگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت مین پس کہینچیگا
انکو ساتھ آنول اپنی کے یہانتک کہ داخل کریگا دونون کو بہشت مین۔

باب مصیبت پر صبر کرنے سے اچھا بدلہ ملنے کے بیان مین

موطا امام مالک مین بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے جس شخصکو کوئی مصیبت پہونچی پہر وہ جیسا اسکو خدا تعالی نے حکم کیا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
کہکر کہے ای پروردگار مجھکو اس مصیبت مین اجر دی اور اس سے بہتر نیک بدلا مجھے عنایت فرما تو اللہ اپنے
فضل سے اسکے ساتھ ایسا ہی کریگا ام سلمہ کہتی ہین جب میرے خاوند ابو سلمہ نے وفات پائی تو مین نے یہی دعا
مانگی پہر مین نے اپنے دل مین کہا ابو سلمہ سے کون بہتر ہوگا سو اللہ تعالی نے اسکا عوض یہ دیا کہ رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے انسے نکاح کیا اور موطا امام مالک مین قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میری زوجہ مر گئی سوای محمد بن
کعب قرظی تعزیت دینے مجھکو اور کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فقیہ عالم عابد مجتہد تہا اسکی ایک بیوی تہی
جسپر وہ نہایت شیفتہ تہا اور وہ اسکو بہت چاہتا تہا اتفاق سے وہ عورت مر گئی تو اس شخصکو نہایت رنج اور
بڑا افسوس ہوا اور وہ ایک گہر مین دروازہ بند کرکے بیٹہ رہا اور لوگون سے ملاقات چہوڑ دی تو اوسکے پاس
کوئی نہ جاتا تہا ایک عورت نے یہ قصہ سنا اور اسکے دروازہ پر جاکر کہا کہ مینے ایک مسئلہ پوچہنا ہے مین اسی سے
پوچہونگی بغیر اس سے ملے ہوئی یہ کام نہین ہوسکتا تو اور جتنے لوگ آئی تہے وہ چلے گئے اور وہ عورت دروازہ
پر جمی رہی اور کہا کہ بغیر اس سے ملے کے کوئی علاج نہین ہے سو ایک شخص نے اندر جاکر اسکو اطلاع دی اور
بیان کیا کہ ایک عورت مسئلہ پوچہنے کو تم سے آئی ہے اور کہتی ہے کہ مین تم سے ملا چاہتی ہون تو سب لوگ
چلے گئے مگر وہ عورت دروازہ چہوڑکر نہین جاتی تب اس شخص نے کہا اچہا اسکو آنے دو پس وہ عورت اسکے
پاس آئی اور کہا کہ مین ایک مسئلہ تجہہ سے پوچہنے کو آئی ہون وہ بولا کیا مسئلہ ہے اس عورت نے کہا مینے اپنے
ہمسایہ مین ایک عورت سے کچہ زیور مانگ کر لیا تہا تو مین ایک مدت اسکو پہنتی رہی اور لوگون کو مانگے پر دیتی
رہی اب اس عورت نے وہ زیور مانگ بہیجا ہے کیا مین اسے پہیر دیدون اس شخص نے کہا ہان قسم خدا کی پہیر دے
عورت نے کہا کہ وہ زیور ایک مدت تک میرے پاس رہچکا ہے اوس شخص نے کہا کہ اس سبب سے اور زیادہ تجہے پہیرنا
ضرور ہے کیونکہ ایک زمانے تک تجہے اوسنے مانگے پر دیا عورت بولی اے فلان خدا تجہ پر رحم کرے تو کیون
افسوس کرتا ہے اس چیز پر جو اللہ جل جلالہ نے تجہے مستعار دی تہی پہر تجہ سے لیلی اللہ جل جلالہ اسکا زیادہ
حق دار ہے تجہہ سے جب اس شخص نے غور کیا تو عورت کی بات سے اللہ تعالے نے اسکو نفع دیا **فائدہ**
الحدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مثال کے طور پر کوئی بات کرنا جہوٹہ نہین ہے اور موطا امام مالک مین عبد
الرحمان بن قاسم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کی تمام مصیبتین ہلکی ہو
جاتی ہین میری مصیبت کو یاد کرکے **فائدہ** یعنے آپ کی وفات سے بڑہکر کوئی مصیبت نہین ہے تمام دکہہ

اور رنج اوسکے مقابلہ مین ہیچ ہین ترمذی مین ابی برزہ سی روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جسکا لڑکا مر گیا ہو پہنائی جاویگی اسکو چادر جنت کی -

باب منع ہونے موت کی آرزو کرنے کے بیان مین

مشکوۃ مین ابوہریرہ سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہی تو شاید وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سی یعنے ساتھہ توبہ کرنے کے اور ادائی حقوق لوگون کے روایت کی یہ بخاری نے اور مشکوۃ مین انس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کے سبب ضرر کے کہ پونچے اسکو یعنے مالی ہو یا بدنی پس اگر ہے ضرور آرزو کرنیوالا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الہی زندہ رکھہ مجھہ کو جبتک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنی مرنے سی اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنے جینے سی روایت کی یہ شیخین نے اور مشکوۃ مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کندہا میرا یعنے واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پہر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہے بلکہ گذرنیوالا راہ کا اور تہے ابن عمر کہتے جسوقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے روایت کی یہ بخاری نے اور مشکوۃ مین جابر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اسلیے کہ ہول نزع کے وقت کا سخت ہے اور تحقیق نیک بختی سے ہے یہ کہ دراز ہو عمر بندہ کی اور نصیب کرے اسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی مین حارثہ بن مضرب سے روایت ہی کہا گیا مین خباب کے پاس اور انہون نے داغ دیے تہے اپنے پیٹ مین یعنے کسی بیماری کے سبب سے فرمایا خباب نے مین کسیکو نہین جانتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سی کہ اسپر آئے ہون بلائین جیسے مجھپر آئین اور مین تہا زمانے مین رسول خدا کی کہ نہین پاتا تہا ایک درہم اور اب میرے گہر کے کونے مین چالیس ہزار درہم ہین اور اگر منع نکیا ہوتا ہمکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنیکا تو البتہ مین آرزو کرتا یعنے روپے پیسے کی بہت ہونے کی ڈرسے آرزو موت کے کرتا اور یہہ انکا کمال زہد تہا اور مشکوۃ مین ابو امامہ سو روایت ہی کہ کہا بیٹہے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو رسول خدا نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنے سبب یاد دلانے احوال آخرت کی پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پہر کہا ملے کا شکے مین مرجاتا

یعنے اگر کبھی مین تو گنہگار نہ ہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے سعد کیا نزدیک تیرے آرزو کرتا ہے مرنیکی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پہر فرمایا اے سعد اگر ہے تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچہا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے روایت کی یہ احمد نے ۔

باب دفعۃً یعنے ناگہانی موت آجانے کی بیان مین

ابو داؤد مین عبید بن خالد سلمی سے روایت ہی جو ایک صحابی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہان مرجانا غضب کی پکڑ ہے **فائدہ** ناگہان مرنا اللہ کے غضب کی نشانی ہے بندہ کے لیے اسلیے کہ اسکو مہلت نہ دی کہ وہ سفر آخرت کا سامان درست کرتا یعنے توبہ اور عمل صالح کرتا یا وصیت کرتا زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے اپنی کتاب مین کہ ناگہانی موت غضب ہے کافر کے لیے اور رحمت ہی مومن کے لیے

باب حالت نزع مین تلقین کرنے کے بیان مین

مشکوۃ مین ابی سعید و ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تلقین کرو ان شخصون کو کہ قریب مرنیکے ہین کلمہ لا الہ الا اللہ روایت کی یہ مسلم نے اور مشکوۃ مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے یا قریب المرگ کے پاس پس کہو اچہی بات اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اسچیز پر کہ تم کہتے ہو بیچ اسکے روایت کی یہ مسلم نے اور مشکوۃ مین عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم یعنے قریب المرگون کو یہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ **ترجمہ** نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کیسا ہے یہ کلمہ واسطے تندرستون کو فرمایا بہتر اور بہتر روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور **ابو داؤد** مین بی بی ام سلمہ سے روایت ہے کہا اونہون نے فرمایا ہم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچہی دعا کرو اسلیے کہ فرشتے اسوقت آمین کہتے ہین تمہاری دعا پر کہا ام سلمہ نے پہر جب وفات پائی ابو سلمہ نے یعنے انکے شوہر نے تو آئی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ ابو سلمہ نے انتقال کیا تو فرمایا حضرت نے یہ دعا پڑہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً **ترجمہ** یعنے یا اللہ بخشدے مجہ کو اور اسکو یعنے شوہر کو

135396

Marfat.com

اور اسکے بدل مین مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہ نے پہر جب مین نے یہ دعا پڑہی تو اللہ تعالی نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنے رسول خدا شوہر ملا کیا اللہ تعالی نے دعا قبول کی اور ابو داؤد مین معاذ بن جبل سے روایت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہووے وہ بہشت مین داخل ہوگا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ آخِرَ کَلَامِنَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ترجمہ ای خدا ہمارا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کر دی جب کسی کو سکرات شروع ہووی تو پاس والون کو چاہیے یہی کلمہ پڑہین اور مریض کو پڑہادین تاکہ آخری کلام اسکا یہی ہو جاوے اور مشکوۃ مین معقل بن یسار سے روایت ہی کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہو سورہ یٰس یعنے مردون پر روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے مراد مردون سے قریب المرگ ہین

باب فوت شدہ سابق کو قریب المرگ کی زبانی سلام بہیجنی کے بیان مین

مشکوۃ مین عبد الرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت آئی انکے پاس ام بشر بیٹے براء بن معرور کے پس کہا ای ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہے کعب کی اگر ملے تو یعنے بعد مرنیکے فلانے سے پس کہہ اسکو میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشے اللہ تجھکو اے ام بشر ہم جو مین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے ای ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کہا دینگی میوے درختون بہشت کے سے کہا ہان کہا ام بشر نے پس یہ وہ فضل و کرامت ہے کہ امید رکہی جاتی ہی تیرے لیے روایت کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے کتاب بعث اور نشور مین اور مشکوۃ مین محمد بن منکدر سے روایت ہے کہا گیا مین جابر بن عبد اللہ کے پاس اور وہ تہے قریب مرنے کے پس کہا مینے کہنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا روایت کی یہ ابن ماجہ نے

باب میت کی آنکھون کو بند کر دینے کے بیان مین

ابو داؤد مین ام سلمہ سے روایت ہی داخل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس اور تحقیق آنکھین اسکی کہلی رہ گئین تہین سو آپنے انکو بند کیا تو انکے گہر والے چلائی یعنے انکو معلوم ہوا کہ اب وہ مر گئی تب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کہا کہ اپنی جانون پر سوائے بہلائی کے کوئی دعا نکرو اسلیے کہ تم جو کہتے ہو اسپر فرشتے آمین کہتے ہین پہر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ابو سلمہ کو بخشدے اور اسکا درجہ بلند کر راہ پانیوالون مین اور قائم مقام یعنے کارساز اور جانشین اسکا کر اوسکی باقی ماندہ لوگون مین اور ہمکو اور اسکو بخشدے اے ساری جہانون کے پالنے والے اور اسکی قبر اوسکے لیے کشادہ کر

اور اسکی قبر مین روشنی کردے

باب انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کے بیان مین

ابوداؤد مین ام سلمہ سے روایت ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو تم مین کچھ مصیبت یعنی تکلیف تھوڑی یا بہت پہونچی تو چاہیے کہ کہے بیشک ہم اللہ ہی کے ہین اور بیشک ہم اوسی پاس پھر جانیوالے ہین اے اللہ تیرے پاس مین اپنی مصیبت لاتا ہون مجکو اسمین ثواب دی اور اس سے بہتر بدلا مجکو دی

باب میت کو بوسہ دینے کے بیان مین

مشکوٰۃ مین بی بی عائشہ صدیقہ سی روایت ہے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اس حالت مین کہ وہ میت تہے اور حضرت روتے تہے یہانتک کہ بہین آنسو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے **فائدہ** اول مہاجرین مین سے انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہے اول بقیع مین یہی دفن کیے گئے بعد اونکے دفن کے وہ مقبرہ ٹہرا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے پتھر اوٹھاکر اونکی قبر کے سرہانے بر واسطے نشان کے رکہا پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان میت پر اول دفن کرنے سے اور رونا اوسپر آنسوون سے بغیر آواز جایز ہے اور مشکوٰۃ مین بی بی عائشہ سے روایت ہے کہا تحقیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوقت کہ وفات آپکی ہو چکی تہی روایت

باب میت کی اوصاف بیان کر کر رونے اور چلانے کی ممانعت کی بیان مین

ابوداؤد مین ام عطیہ سی روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی نوحہ کرنے والی عورت کو **فائدہ** نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت میت کی بھلائیان بیان کر کر روے اور بعضون نے کہا ہے کہ میت پر آواز کے ساتھ رونیکو نوحہ کہتے ہین اور نوحہ سننے سے مراد یہ ہے جو قصداً اوسپر راضی ہو کر سنے اور ابوداؤد مین ابن عمر سے روایت ہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت البتہ عذاب کیجاتی ہے اوسکے گہروالون کے رونے کے سبب جو اوسپر روتے ہین حضرت بی بی عائشہ نے کہا بہول گئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور غلطی کی اونہون نے سچ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گذرے تو آپنے فرمایا یہ صاحب قبر یعنے مردہ عذاب کیا جاتا ہے اور اسکے گہروالے اوسپر روتے ہین پھر بی بی عائشہ نے پڑہی یہ آیت وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی ترجمہ اور نہین اوٹھاتا کوئی

اٹھانیوالا بوجہ دوسرے کا دوسری روایت مین ہے کہ وہ قبر یہودی کی تھی **فائدہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تعجباً ارشاد فرمایا تھا کہ قبر مین تو میت کو عذاب ہو رہا ہے اور اوس کے وارث یہان رو رہے ہین
اس سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ سمجھے کہ شاید وارثون کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے حالانکہ
یہ غلط ہے کلام اللہ سے **فائدہ** جواب اس کا یہ ہے کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے [illegible] اعتراض
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر اپنے اجتہاد سے کیا یہ اعتراض اوپر جب وارد ہوتا کہ یہ حدیث اسی قصہ مین سنی
گئی ہو حالانکہ یہ ثابت ہوئی ہے ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کی عبد اللہ بن عمر او سوا اون کے
اوروں سے مقید اور مطلق اور ترمذی مین ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ جو شخص مرجاوے پھر کوئی اوسکی تعریف
مین رو کر کہے ای پہاڑ ای سردار یا اس قسم کی اور باتین تو اس میت کو دو فرشتے مکا مارتے ہین اور کہتے
ہین کیا تو ایسا ہی ہے اور بلوغ المرام مین ابن عمر سے روایت ہے کہ جس میت پر کوئی بین کر کے رووے اوسکو قبر مین
عذاب ہوتا ہے اور مشکوٰۃ مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ دنیا مین جس پر نوحہ کیا جاتا ہے قیامت مین
اوس پر عذاب کیا جاویگا نوحہ کیا جانیکے سبب اور مشکوٰۃ مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین طریقے ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے
پکارنا جاہلیت کا سا یعنی وقت رونیکے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعاً مانند نوحہ اور واویلا کرنے کی روایت
کی شیخین نے اور مشکوٰۃ مین ابی مالک اشعری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار چیز
ہین میری امت مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑین گے انکو یعنے اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور
طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جب
وقت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنے کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے موقف مین اور اسپر ہوگا کرتا قطران
کا اور کرتا خارش کا روایت کی مسلم نے اور ابو داؤد مین یزید بن اوس سے روایت ہے مین ابو موسی پاس گیا
وہ بیمار تھے تو انکی عورت نے رونیکا قصد کیا یا رونا شروع کیا ابو موسی نے اس سے کہا تو نے سنا نہین فرمودہ
رسول خدا کا وہ بولی کیون نہین پھر وہ عورت چپ ہو رہی جب ابو موسی وفات پا گئے تو مین نے انکی بیوی
سے پوچھا وہ کیا تھا جو ابو موسی نے تم سے کہا تھا کیا تو نے نہین سنا فرمودہ رسول خدا کا پھر تم چپ
ہو رہی تھین اوس نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے ہم مین سے وہ شخص جو میت کی غم مین
اپنا سر منڈا ڈالے یا چلا کر رووے یا مونہہ پیٹے یا کپڑے پھاڑے **فائدہ** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا

Marfat.com

تو اوس کے غم مین یہ کام کرتے جسطور ہنود مین بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام
ہے اور ایسے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر نہین ہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر لازم ہے
اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین ار ابوداؤد مین ایک عورت سے روایت ہے جسنے بیعت کی تہی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اون باتون مین کہ جنکا رسول خدا نے ہمسے عہد لیا تہا یہ بہی تہی کہ ہم آپکی نافرمانی
نہ کرین اور مونہہ نہ نوچین اور خرابی اور تباہی کو نہ پکارین اور کپڑے نہ پہاڑین اور بال نہ بکہیرین فائدہ
یعنے اموات مین یہ حرکات نکرین اگر بہت کچہ کرین تو یہی کہ آہستہ آہستہ آنسوؤن سے رودین صبر اور شکر
کرین مشکوۃ مین عمران بن حصین اور ابی برزہ سے روایت ہے کہا دونون نے کہ نکلے ہم ساتہہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پہر دیکہا کئی شخصون کو پہینکے ہین تہین اونہون نے چادرین اپنی
چلتے تہے کرتون مین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتہہ کام
جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ بد دعا کرون تمپر ایسی بد دعا کہ پہرو تم طرف
گہرون اپنے کے غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نے پس لے لین ان
شخصون نے اپنی چادرین اور پہر دوبارہ ایسا کام نکیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے فائدہ اس سے
معلوم ہوا کہ اس زمانہ مین رسم تہی کہ چادر کرتے پر اوڑہتے تہے یہ اشارہ تہا پریشانی حال پر کہا طیبی نے
کہ ادنی تغیر پر یہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسوم بری پر تنبیہ ہے اور مشکوۃ مین ابن عباس سے
روایت ہے کہا وفات پائی زینب بنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس رونے لگین عورتین پس
شروع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مارنا انکو ساتہہ کوڑے اپنے کے پس ہٹایا حضرت عمر کو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتہہ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر پہر فرمایا عورتون کو دور رکہو اپنے کو آواز شیطان
کی سے یعنے چلا کر اور بیان کر کر نہ رونا پہر فرمایا جو کچہ کہ ہو آنکہہ سے یعنے آنسو اور دل سے یعنے غم پس وہ اللہ
کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسند مین یہ چیزین ہین اور جو ہو ہاتہہ اور زبان سے پس وہ شیطان
سے ہے روایت کی یہ احمد ار ابوداؤد مین بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اوس گہر مین داخل کرے جسسے خدا تعالی نے
نکالا ہے اسکو یہ رسول اللہ نے اس عورت سے فرمایا جو بی بی سلمہ کی موت پر بی بی ام سلمہ کو رولانے آئی

Marfat.com

فائدہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خاوند کا نام ابی سلمہ تہا جب وہ فوت ہوئی تب کوئی عورت انکو رولانے آئی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنے ایمان کی برکت سی شیطان اس گہر سے دور ہوا ہے اب رونے پیٹنے سی شیطان کو پہر اس گہر مین نہ داخل کر اس حدیث سی صاف صاف اور واضح در وضح ثابت ہوا کہ رونے پیٹنے کیواسطے محفل اور مجمع کرنا کام شیطانی ہے مصیبت مین صبر اور شکیبائی چاہیے نہ کہ ہائے ہائے اور واویلا مچائے

باب غسل دینے میت کے بیان مین

ابوداؤد مین ام عطیہ سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آئی ہمارے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا غسل دو انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکہو تو پانی اور بیر کے پتے سی اور اخیر مین کافور بہی شریک کرو اور تم جب غسل سے فارغ ہو تو مجہے اطلاع دو کہا ام عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئین تو آپ کو خبر دی آپنے اپنا تہبند دیا اور کہا کہ یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو یہ تہبند آپنے تبرک کے طور پر دیا یہ صاحبزادی زینب تہین ابوداؤد مین ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پہر ہم نے اون کے سر کے بالون کی تین لٹین کر دین اور ابوداؤد کی دوسری روایت مین ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے یون مروی ہی کہ پہر ہمنے انکے سر کے بالون کی تین لٹین گوند دین اور انکو سر کے پیچہے ڈالدیا ایک لٹ سامنے والے بالون کی اور دو لٹین ادہر ادہر کے بالونکی اور ابوداؤد مین ام عطیہ سی روایت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون عورتون سے فرمایا جو آپ کی صاحبزادی بی بی زینب کو غسل دیتی تہین کہ اوسکی داہنی طرف سے اور وضو کے مقامون سی غسل دینا شروع کرو فائدہ معلوم ہوا کہ میت کے داہنی طرف سی غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون کو یعنے مونہ اور ہاتہ کو مقدم کرے دوسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے جیسا اوپر گذرا ام عطیہ کی حدیث مین جسکو مالک نے روایت کیا اور جسکو حفصہ نے ام عطیہ سی روایت کیا اوسمین اتنا زیادہ ہے غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے بہی زیادہ جہانتک مناسب ہو محمد بن سیرین غسل میت سیکہتے تہے ام عطیہ سے تو اونہون نے کہا پہلے دو بار پانی مین بیری کے پتے سے غسل دیا جاوے پہر تیسری بار پانی اور کافور سی اور ابوداؤد مین عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اسما بنت عمیس نے اپنے شوہر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو غسل دیا

جب اونکی وفات ہوئی پہر نکلکر مہاجرین سے پوچہا کہ مین روزے سے ہون اور آج سردی بہت ہی کیا مجہپر بہی غسل واجب ہے بولے نہین **فائدہ** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسال پر غسل لازم نہین آتا بلکہ مستحب ہے اور یہ بہی ثابت ہوا کہ زوجہ اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے اور اسیطرح شوہر اپنی زوجہ کو کیونکہ حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے غسل دیا بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ سے فرمایا کہ اگر مر جاوگی تو سامنے میرے تو غسل دونگا تجہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شوہر کو درست نہین کہ زوجہ کو غسل دیوے اور ام عطیہ کی حدیث سے استدلال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کا عورتون کو حکم دیا اور انکے شوہر کو اجازت نہ دی مگر یہ استدلال ٹہیک نہین ہے اسلیے کہ اس سے ممانعت ثابت نہین ہوتی بلکہ احتمال ہے کہ شوہر اون کے اس وقت موجود نہ ہون **فائدہ** جب ارادہ میت کے غسل دینے کا کرین تو اول تختے کو اچہی طرح دہولین پہر میت کو اسپر لٹادین کپڑے میت کے اوتار کر ستر اوسکا ساتہہ ایک کپڑے کے کہ لنبا وین ڈیڑہ ہاتہہ اور چوڑا وین دو ہاتہہ ہو ڈہانک دین پہر آبدست کرا کر وضو بدون کلی اور ناک مین پانی ڈالنے کے کرادین لیکن پارچہ پانیسے دانت اور موہنہہ اور سوراخ بینی تر کرکے صاف کرین پہر غسل دین ایسے پانی سے جو بیری کے پتے سے جوش دیا ہو پہر سر اور ڈاڑہی اوسکی خطمی سے دہودین اگر خطمی نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دہودین اور پہلے بائین کروٹ پر لٹادین پہر پانی ڈالین یہانتک کہ پہونچے پانی اس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہے پہر داہنی کروٹ پر لٹا کر پانی بہائین جہانتک کہ تختے والی کروٹ تک پہونچے اور شکم کو نرم نرم ملین فرمایا امام شوکانی نے درر البہیہ مین کہ واجب ہے ہنلانا مردون کا زندون پر اور ناتے والا اولی ہے ساتہہ ناتے والے کے اگر اوسکی جنس سے ہی اولی ہے میان بی بی کے لیے اور بی بی میان کے لیے

باب کفن میت کے بیانمین

ابوداود مین جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب مین سے جو فوت ہوگیا تہا اور لوگون نے ناقص کفن دیکر رات کو اسکو دفن کردیا تہا تو آپنے منع کیا کسی مردہ کو دفنانے سے رات کو جبتک اسپر نماز نہ پڑہی جاوے اجماع ہے مگر جس صورت مین لاچاری ہو جیسے سفر وغیرہ مین تو رات کو بہی دفنا دینا جائز ہے **ابوداود** مین ہے

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکوئی تم مین سے کفن دیوے اپنے بہائی کو تو اچہا کفن دیوے یعنی پورا
سنت کے موافق اور پاک صاف سفید نئے یا دہوئے کپڑے کا **فائدہ** اس سے یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو
بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور **ابوداؤد** مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مینے سُنا آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کوئی مرجاوے اور اسکے وارث
مالدار ہون تو کفن دیوی حبرہ کا (حبرہ ایک قسم کا کپڑا یمن کا بنا ہوا ہوتا ہے) **ابوداود** مین بی بی عائشہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہلے لپیٹے گئے ایک چادر یمانی مین جو مخطط تہی پہر نکال لیے
گیے وہ چادر (یعنے سفید رکہی گئی) اور **ابوداود** مین بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کفن دیے گئے تین سفید کپڑون مین جو یمن کے تہے نہ اونمین قمیص تہا نہ عمامہ **فائدہ** مین ملک کا نام
ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو اور اوس مین کفن دیا کرو اپنے مردون کو
اور یہ بہی معلوم ہوا کہ تین کپڑون سے زیادہ کپڑے کفن مرد مین شریک کرنا منع ہے علی الخصوص عمامہ
جسکو بعض متاخرین نے تجویز کیا ہے سخت بدعت ہے اور **ابوداود** مین بی بی عائشہ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا
زیادہ ہے کہ کپڑے روئی کے تہے پہر کسی نے بی بی عائشہ سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کفن مین
دو سفید کپڑے اور ایک حبرہ تہا (یعنے مخطط چادر) انہون نے کہا پہلے حبرہ آیا تہا لیکن صحابہ نے پہیر دیا
اسکو اور نہین کفن دیا آپ کو اوس مین (بلکہ تینون کپڑے سفید رکہے) اور **ابوداود** مین عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسولخدا تین کپڑون مین کفن دیے گئے جو نجران (ایک موضع ہے) کے
بنے ہوئے تہے ان تین کپڑون مین ایک چادر اور ایک تہ بند اور ایک قمیص تہا جس مین آپنے وفات
پائی ابوداؤد نے کہا عثمان بن ابی شیبہ نے یون نقل کیا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے
تین کپڑون مین دو کپڑے سرخ یعنے چادر اور تہ بند جو رنگی کی اور ایک قمیص جسمین وفات پائی اور **ترمذی**
مین جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کفن دیا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب
کو انکی چادر مین ایک کپڑے مین اور **موطا** امام مالک مین عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ مردہ قمیص اور تہ
بند پہنایا جاوے پہر تیسرے کپڑے مین لپیٹ دیا جاوے اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسی مین کفن دیا جاوے
اور **موطا** امام مالک مین ہے یحیے بن سعید نے کہا مجہے پہونچا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری مین بی بی

Marfat.com

عائشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین کفن دیے گئے تہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تین سفید کپڑون مین سحول کے تب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ کپڑا جو مین پہنے ہین اسمین گیرو یا زعفران لگا ہوا تہا اسکو دہو کر اور دو کپڑے لیکر مجہے کفن دینا بی بی عائشہ بولین یہ کیا بات ہے (یعنے کیا اور کپڑے نہین ہین) ابوبکر رضی اللہ عنہ بولی کہ مردے سے زندے کو زیادہ کپڑے کی حاجت ہے کفن تو پیپ اور خون کے لیے ہے **فائدہ** یعنے زندی کو کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے مردی کو کچہ آرائش مقصود نہین کیسا ہی عمدہ کفن ہو پیپ اور خون مین ملکر خاک مین گل جاوے گا۔

باب کفن گران قیمت کی مکروہ ہونیکے بیان مین

ابوداؤد مین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کفن مین بہت قیمتی کپڑا نہ لگاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ کفن مین زیادتی مت کرو اسلیے کہ وہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے **فائدہ** یعنے جلدی پرانا اور خراب ہو جاتا ہے تو پہر کیا حاجت ہے نفیس اور بہاری قیمت کی غرض یہ کہ اسراف کرنا منع ہے کفن مین اوسط درجے کا کفن مستحب ہے اور ابوداود نے روایت کی مصعب بن عمیر احد کے دن شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور وہ بہی ایسی چہوٹی تہی کہ جب ہم اونکے سر پر ڈالتے تہی تو پاؤن کہل جاتے تہے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تہے تو سر کہلتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کملی سے سر کو ڈہانپ دو اور پاؤن پر گہاس رکہو **فائدہ** معلوم ہوا جب کفن کو تین کپڑے میسر نہ آوین تو ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے اور ابوداود مین عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی دنبہ سینگ دار ہے **فائدہ** حلہ کہتے ہین ایک تہبند اور چادر کو مقصود یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہین اور مسنون تو تین کپڑے ہین اور مینڈہا سینگ دار اسلیے بہتر ہے کہ اکثر وہ زبردست اور موٹا ہوتا ہے۔

باب کفن عورت کے بیان مین

ابوداؤد مین لیلی بنت قانف ثقفیہ سے روایت ہے مین بہی ان عورتون مین تہی جنہون نے غسل دیا تہا بی بی ام کلثوم بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب انکا انتقال ہوا تہا تو کفن کے کپڑون مین سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ازار دی پہر کرتہ دیا پہر سر بندہنی دی پہر چادر پہر ایک اور کپڑا دیا جو اوپر سے لپیٹ دیا گیا لیلی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر بیٹہے تہے اور آپکے پاس

کفن کے کپڑے تھے آپ سکھوان مین سے ایک ایک کپڑا دیے جاتے تھے فائدہ مرد کے لیے کفن مسنون یہی ایک کفنی مونڈھون سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنے دو چادرین سر سے قدم تک اور عورت کو لیے کفن مسنون یہی کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اوڑھنی دو ہاتھ لنبی اور ایک بالشت چوڑی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لنبا اور بغلون سے گھٹنون تک چوڑا اور باقی تین کپڑے ویسی ہی جیسے مرد کے لیے یعنی کفنی مونڈھون سے قدم تک اور چادرین سر سے لیکر پاؤن تک

باب میت کو مشک لگانیکے بیان مین

ابوداؤد مین ابوسعید سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب خوشبوؤن مین بہتر تمہارے مشک ہے اور میت کے گویا کفن کو لگانا اسکا بہتر ہوگا)

باب میت کے تجہیز و تکفین وغیرہ مین جلدی کرنیکے بیانمین

ترمذی مین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون سے اے علی تین چیزون مین تاخیر مت کیجیو ایک تو نماز مین جب وقت آجاوے دوسری جنازہ مین جب حاضر ہو جاوے یعنے موت تیسری بیوہ عورت کے نکاح مین جب کوئی اسکے جوڑ کا ملے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا جو کوئی نکاح بیوہ کو برا سمجھے وہ حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزار ہے اور اسلام سے خارج

باب شب مین میت کو دفن کرنیکے بیان مین

ابوداود مین جابر بن عبداللہ سے روایت ہے لوگون نے روشنی دیکھی رات کو قبرستان مین تو وہان گئے دیکھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر کھڑے ہین اور فرماتے ہین دو تم مجھے اپنے ساتھی کو یعنے نعش کو معلوم ہوا وہ شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے جمہور علما اور ائمہ اربعہ کا

باب میت کو دوسری جگہہ لیجانے کے منع ہونیکے بیانمین

ابوداؤد مین جابر بن عبداللہ سے روایت ہے جنگ احد کے روز ہمنے چاہا بلکہ اوٹھایا شہیدون کو دفن کرنیکے واسطے (دوسری جگہہ لاکر) اتنے مین منادی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیا اور پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہین کہ دفن کرو مقتولین کو اونہی مقامون پر جہان وہ مارے گئے پھر ہمنے انکی لاشون کو وہین رکھدیا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعش کو ایک شہر سے دوسرے شہر لیجانا ناجائز ہے

باب نماز جنازہ مین تعداد صفوف کے بیان مین

ابوداؤد مین مالک بن ہبیرہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی مسلمان نہین کہ وہ مرجاوے اور اُسپر مسلمانون کی تین صفین نماز پڑہین مگر اللہ تعالی اوسپر جنت واجب کرتا ہے اور مغفرت ۔ امام مالک جسوقت کہ آدمیون کو کم جانتے تو انکو تقسیم کرتے تین صفین بلحاظ اسحدیث کے فائدہ اگرچہ ہر صف مین تہوڑے تہوڑے آدمی ہوتے اور جو آدمی زیادہ ہون تو تین صفون سے زیادہ بہی کرنا درست ہے

باب جنازے کی نماز پڑہنے اور اسکے ساتھ جانے کی فضیلت کے بیان مین

ابوداؤد مین ابوہریرہ سے روایت ہے (فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) جو شخص جنازے کے پیچھے جاوے یعنے ہمراہ جاوے پہر اوسکے جنازے کی نماز پڑہے تو اسکو قیراط بہر ثواب ہے اور جو کوئی اتنا ٹہیرے کہ اوسکے دفن وغیرہ سے فراغت پاوے تو اوسکے لیے دو قیراط برابر ثواب ہے اُندونمین جو چہوٹا قیراط ہے وہ بہی مثل احد کے پہاڑ کے برابر ہے فائدہ قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصے کو یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے اور ابوداؤد مین ابوہریرہ سے روایت ہے اونہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص جنازے کے ساتھ اوسکے گہر سے نکلے پہر نماز پڑہے اوسکو ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہے تو دو قیراط کا ثواب ہے) جب ابن عمر نے یہ حدیث سنی تو حضرت عائشہ سے پوچہا بہیجا اونہون نے کہا ابوہریرہ نے سچ کہا تو ابن عمر کو پورا یقین ہوگیا اسپر

باب میت پر چالیس مرد موحدین کے جنازہ پڑہنے کے بیان مین

ابوداؤد مین ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے نہین کوئی ایسا مسلمان جو مر جاوے پہر اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شریک نہ کرتے ہون خدا تعالی کے ساتھ نماز پڑہنے کہڑے ہون مگر یہ کہ خدا تعالی انکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہے فائدہ معلوم ہوا کہ چالیس شخص موحد کا جنازہ پڑہنا میت کی مغفرت کا سبب ہے عبداللہ بن عباس تلاش کرکے نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تہے بموجب اسحدیث کے اور حضرت عائشہ کی روایت مین سو مسلمان کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے تو سو کی بدرجہ اولی قبول ہوگی اور حدیث آگے گذرگئی اوس مین تین صفون کا

باب میت کی بہلائی اور برائی بیان کرنیکی تاثیر کے بیان مین

مشکوٰۃ مین انس سے روایت ہے کہ کہا گذرے صحابہ ایک جنازہ پر پس تعریف کی اسپر بہلائی کی پس فرمایا

رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پہر گذرے ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کیا واجب ہوئی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کہ تعریف کی تم نے اوسپر بہلائی کی پس واجب ہوئی اسکے لیے بہشت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تم نے برائی کا پس واجب ہوئی اوسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کے زمین مین روایت کی یہ شیخین نے اور ایک روایت مین ہی کہ مومن گواہ ہین اللہ کے زمین مین اور مشکوۃ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دین واسطے اوسکے چار شخص ساتہ بہلائی کے داخل کریگا اسکو اللہ پاک بہشت مین کہا ہم نے اور اگر تین شخص گواہی دین یعنی تو بہی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین ہی گواہی دین تو بہی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر دو گواہی دین فرمایا اور دو بہی پہر نہ پوچہا ہمنے اونسے حال ایک کا روایت کی یہ شیخین نے اور مشکوۃ مین بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردون کو اس لیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتہ جزا اون چیزکے کہ آگے بہیجا اونہون نے روایت کی یہ بخاری نے

باب جنازے کے ساتھ آگ لیجانے کی ممانعت کے بیان مین

ابوداؤد مین ابوہریرہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کے پیچہے آگ نرکہی جاوے نہ اوسکے پیچہے آواز ہو رونے چلانے والون کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے **فائدہ** یہ حدیث جنازہ کے آگے نہ چلنے کی محمول ہے اولویت پر ورنہ جنازہ کے آگے چلنا جائز ہے اور بیان اسکا قریب آتا ہی

باب جنازہ دیکہکر کہڑے ہونے کے بیان مین

ابوداؤد مین عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہونچی جب تم جنازہ کو دیکہو تو اوٹہہ کہڑے ہو یہانتک کہ وہ تم سے آگے بڑہجاوے یا رکہدیا جاوے **فائدہ** بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہی بعضون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی **ابوداؤد** مین ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کے پیچہے چلو تو نہ بیٹہا کرو جب تک گردنون سے زمین پر نہ رکہا جاوے یا قبر مین نہ رکہا جاوے **فائدہ** سنت یہی ہے کہ بدون جنازہ رکہے نہ بیٹہے کہ اکثر لوگ جنازہ اوٹہانیوالون کو مدد کی حاجت ہوتی ہے بے جنازہ رکہے بیٹہنا مکروہ ہے البتہ جب جنازہ زمین پر رکہدیا جاوے تو اسوقت بیٹہ جانا برا نہین ہے یا یہ حکم اوس شخص کے لیے ہی جو جنازے کو آتا دیکہے

Marfat.com

تو وہ کھڑا ہو جاوے بعض سلف کے نزدیک اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضون کے نزدیک کھڑا ہونا ضرور نہین اور یہ قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا وہ کہتے ہین قیام کی حدیثین منسوخ ہین دوسری حدیث سے اور ابوداؤد مین جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے اور اتنے مین ایک جنازہ نکلا تو آپ اوس کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوئے پھر جب ہم اوسکے اٹھانے کے لیے چلے تو معلوم ہوا کہ جنازہ یہودی کا ہے تو ہم نے رسول خدا سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا البتہ موت ڈرنیکی چیز ہے سو جب تم جنازہ کو دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو **فائدہ** بعض کے نزدیک اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت نہین اور ابوداؤد مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے جنازون مین پھر بیٹھنے لگے اور کھڑا ہونا چھوڑ دیا یہی دلیل ہے ابو حنیفہ وغیرہ کی اور ابوداؤد مین عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تو جبتک وہ قبر مین نہ رکھا جاتا آپ نہ بیٹھتے پھر ایک یہود کا عالم آپ پاس آیا اور اوس نے کہا کہ ہم بھی اسیطرح کیا کرتے ہین یعنے جبتک مردہ قبر مین نہ رکھین تب تک کھڑے رہتے ہین تو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا مخالفت کرو یہود کی **فائدہ** پس معلوم کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرہ سی بات مین مخالفت کفار کی کی اور صحابہ کرام کو مخالفت کا حکم فرمایا یہ عجب حیرت کی بات ہے دعوی تو امت ہونے رسول کا اور مطابقت ہر کام مین مثل شادی و غمی وغیرہ کے ساتھہ کفار کے العیاذ باللہ

باب جنازے کے ساتھہ سوار ہو کر چلنے کے منع ہونے کے بیان مین

ابوداؤد مین ثوبان سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا اور آپ جنازے کے ساتھہ تھے آپنے سواری سے انکار کیا جب جنازہ سے فارغ ہو کر لوٹے تو آپ ایک جانور پر سوار ہوئے لوگون نے اسکی وجہ پوچھی کہ پہلے آپ کیون سوار نہین ہوئے تھے آپنے فرمایا پہلے جنازے کے ساتھہ فرشتے پیادہ جا رہے تھے اسواسطے مین سوار نہین ہوا جب فرشتے چلے گئے تو مین سوار ہو گیا اور ابوداؤد مین جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کی نماز پڑھی اور ہم حاضر تھے پھر آپ کی سواری کے لیے گھوڑا آیا آپ نے اوسکو باندھ دیا یہانتک کہ آپ سوار ہوئے اور گھوڑا کودنے لگا ہم آپکے گرد دوڑتے جاتے تھے

باب جنازی کے آگے چلنے کے بیان مین

ترمذی مین سالم سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا اون کے باپنے دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کو کہ چلتے تہے آگے جنازی کے اور ترمذی مین روایت ہی انس بن مالک سے کہا اونہون نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے تہے آگے جنازے کے اور عمر اور عثمان بہی ابوداؤد مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی یونس نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ زیاد نے یون کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازی کے پیچہے چلے اور لوگ آگے اوسکے اور داہنے اوسکے اور بائین اوسکے اور پاس پاس اسکے اور کچا بچا نماز پڑہی جاوے اوسپر اور اسکے ماں باپ کے لیے دعا کیجاوے بخشش اور مغفرت کی ساتہ **فائدہ** کچا بچہ وہ ہے جسکی مدت حمل پوری نہ ہوئی ہو لیکن جان پڑگئی ہو اور زندہ پیدا ہوا و سپر نماز پڑہنی چاہیے اور اگر جان نہ پڑی ہو یا مردہ پیدا ہو تو اوسپر نماز پڑہنی ضرور نہین ہے بلکہ یون ہی دفن کر دینا چاہیے

باب جنازے کی جلدی لیجانے اور جنازہ اُٹھانیکے بیان مین

ترمذی مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہا اونہونے پوچہا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جنازی کے پیچہے چلنے کو تو فرمایا آپنے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہیے سو اگر نیک ہے جلد پہونچاؤگے تم اسکو یعنے قبر مین اور اگر وہ بد ہے تو نہین دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازہ کے پیچہے چلنا چاہیے نہ اوسکو پیچہے چہوڑنا چاہیے اور نہین ہے اوسکے ساتہ والون مین جو اوس سے آگے چلے اور مشکوۃ مین ابی ہریرہ سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتہ ہووے جنازہ کی اور اوٹہاوے اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اوسپر تہا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنۃ مین یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹہایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازے کے

باب جو شخص خودکشی کرے اسکی جنازی کی نماز امام نہ پڑہے

ابوداؤد مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی ایک شخص بیمار ہوا اوسپر اوسکی موت کی خبر مشہور ہوئی تو اسکا ہمسایہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ فلان شخص مرگیا آپنے فرمایا تجہے کیسے معلوم ہوا بولا مین خود اسکو دیکہکر آیا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہین

Marfat.com

مرا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوسکے پہر خبر مشہور ہوئی اوسکی موت کی پہر وہی شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ فلان شخص مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پہر لوٹ آیا بعد اوسکے پہر خبر مشہور ہوئی اسکی موت کی اور اسکی بی بی (یعنے مریض کی بی بی) اسی شخص سے (یعنے ہمسایہ سے جو دو بار آچکا تہا) یہ کہا جا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر کر وہ بولا ای خدا لعنت کر اوسپر راوی نے کہا پہر وہ شخص آیا اوس مریض پاس اور دیکہا اسکو کہ اپنے گلے کو کاٹ لیا ہے تیر کے پیکان سے تب وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مر گیا آپنے فرمایا تجہے کیونکر معلوم ہوا وہ بولا مین خود اوسے دیکہکر آیا ہون اس نے اپنا گلا کاٹ لیا ہے تیرون سے آپنے فرمایا تو نے دیکہا وہ بولا ہان آپنے فرمایا پہر تو مین اوسپر نماز نہ پڑہونگا

فائدہ اختلاف ہے علما کا اسمین سو بعضون نے کہا نماز پڑہی جاوی ہر شخص پر کہ جسنے نماز پڑہی ہو قبلے کی طرف اگرچہ اوسنے اپنے آپ کو بہی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحق کا اور احمد نے کہا امام نماز نہ پڑہے اسکی جسنے اپنے آپکو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑہ لین

باب جو شخص حد شرعی مین مارا جاوے اسپر نماز جنازہ پڑہنے کے بیان مین

ابوداؤد مین ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک پر نماز نہین پڑہی (جو رجم کیئے گئے تہے زنا کی حد مین) اور منع کیا اور لوگون کو انکے جنازے پر نماز پڑہنے سے

باب مسجد مین جنازے کی نماز پڑہنے کے بیان مین

ابوداؤد مین بی بی عائشہ سے روایت ہے خدا کی قسم ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر نہین نماز پڑہی مگر مسجد مین یعنے نماز جنازہ (تو مسجد مین نماز جنازہ پڑہنا درست ہوا) اور ابوداؤد مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد مین نماز جنازہ کی پڑہے اوسپر کچہ گناہ نہین (دوسری روایت مین ہے اوسکو کچہ اجر نہین تو مسجد مین نہ پڑہنا افضل ٹہرا) اور مشکوۃ مین ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نے داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑہون مین اونپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ پر پس کہا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونو بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنے سہیل اور بہائی اوسکے کے روایت کی یہ مسلم نے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی نماز پڑہنی عورتون کو بہی جائز ہے اور زرقانی شرح موطا امام

مالک مین لکہا ہی کہ یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی اور اکثر لوگون کے بیچ جائز ہونے نماز کے میت پر مسجد مین اور جو لوگ مسجد مین نماز جنازہ پڑہنے کو درست اور روا جانتے ہین ان ہین سی ہین امام احمد اور اسحاق اور ساتہہ اسی کے قائل ہین ابن حبیب مالکی اور کہا ابن ابی ذئب اور ابوحنیفہ اور مالک نے نہین جائز ہے مسجد مین نماز جنازے کی اور دلیل ان کی حدیث ابی داؤد اور ابن ماجہ والی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے جنازہ پر مسجد مین پس نہین کچہ چیز واسطے اُسکے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتہہ اسکی حجت کہا امام احمد نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اکیلا ہوا ہے ساتہہ اسکے صالح مولی توءمہ اور وہ ضعیف ہے انتہے اگر کوئی یہ کہے کہ ابی سلمہ کی حدیث جو اوپر گذری وہ شاہد ہے اسپر کہ صحابہ کرام نے انکار کیا بی بی عائشہ پر مسجد مین نماز جنازہ پڑہنیکا اگر مسجد مین نماز جنازہ سنت ہوتی تو صحابہ کرام انکار نکرتے اسکی جواب دو ہین اول یہ کہ جب صحابہ نے انکار کیا بی بی عائشہ پر تب حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سہیل بن بیضا اور اسکے بہائی پر مسجد مین جنازے نماز پڑہنے کا قصہ صحابہ کو یاد کرایا تب صحابہ خاموش ہوگئے دوئم موطا امام مالک مین روایت ہے نافع سے اوس نے نقل کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مسجد مین پس ثابت ہوا کہ مسجد مین نماز جنازہ پڑہنا سنت ہی اور اس سی انکار کرنا مخالف سنت ہے اور کشف المغطا مین ہے ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مسجد مین اور صہیب نے نماز پڑہی عمر رضی اللہ عنہ پر مسجد مین اور جنازہ منبر کے سامنے رکہا گیا ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ فعل صحابہ کے حضور مین واقع ہوا اور کسینے انکار نہین کیا اس سے اجماع سکوتی نکل آیا

باب اگر مرد اور عورت کا جنازہ جمع ہو کون سا جنازہ آگے رکہا جاوے

ابوداود مین عمار سے جو مولی ہی حارث بن نوفل کا روایت ہے وہ حاضر ہوئے ام کلثوم کے جنازے مین اور اونکے لڑکے کے جنازے مین تو لڑکا امام کے پاس رکہا گیا اور عورت امام سے دور رکہی گئی قبلے کے قریب مینے اسپر انکار کیا (یعنے اسکو خلاف سنت جانا) اسوقت لوگون مین عبداللہ بن عباس اور ابوسعید خدری اور ابوقتادہ اور ابوہریرہ تہے ان سب نے کہا یہ سنت ہے

باب آفتاب نکلنے اور غروب ہونیکے وقت دفن کرنیکے بیان مین

ابو داؤد مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقت ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو منع کرتے تہے اون وقتون مین نماز پڑہنے اور دفن کرنے سے اپنی مُردون کے ایک تو جب سورج نکلے چمکتا ہوا یہانتک کہ وہ بلند ہوجاوی اور دوسرے جب سیدہا کہڑا ہو دوپہر کا کہڑا ہونیوالا یہانتک کہ ڈہلے سورج اور تیسرے جبوقت کہ آفتاب ڈوبنے کو جہکے **فائدہ** مسک الختام مین کہا ہی اس حدیث مین مراد جنازہ ہے اور بعضون نے دفن میت کہا ہے تو نہی اس سبب ہوگی جو عمداً ان وقتون مین دفن کرین اور جو اتفاقاً ایسے وقتون مین دفن کرنیکا موقعہ پڑجاوی تو بالاتفاق جائز ہے اور جائزۃ الشعوری مین ہی کہا ابن مبارک نے یہ جو حدیث وارد ہے اَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا مراد اس سے نماز جنازہ ہی کہ نماز کے بغیر میت دفن نہین ہوتی اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب اور غروب کی اور ٹہیک دوپہر کو جبتک آفتاب ڈہل نہ جاوی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہہ مین جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑہنا

باب ۱۲ کون سے عضو کے مقابل کہڑا ہو اس امر کے بیان مین

ابو داؤد مین نافع سے جسکی کنیت ابو غالب ہے روایت ہے مین سکۃ المربد (ایک موضع ہے) مین تہا اتنے مین ایک جنازہ نکلا اوسکے ساتہہ بہت لوگ تہے لوگون نے کہا عبد اللہ بن عمر کا جنازہ ہی یہ سنکر مین بہی اوسکے پیچہے چلا تو مین نے ایک شخصکو دیکہا باریک کملی اوڑہی ہوئی ایک چہوٹے سے گہوڑے پر سوار ہے اور اپنے سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دہوپ سے بچاؤ کے لیے ڈالے ہوئے ہین مینے پوچہا یہ زمیندار کون ہی لوگون نے کہا انس بن مالک ہین (جنہون نے دس برس تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ۹۲ھ یا ۹۳ھ مین انتقال ہوا اور سو سے زیادہ انکی عمر ہوئی) جب جنازہ رکہا گیا تو انس رضی اللہ عنہ کہڑے ہوئی اور اونہون نے نماز پڑہائی مین انکے پیچہے تہا میرے اور انکے بیچ مین آڑ نہ تہی اونہون نے چار تکبیرین کہین نہ بہت دیر مین نماز پڑہی نہ جلدی پہر جانے لگے بیٹہنے کو لوگون نے کہا ای ابا حمزہ (کنیت ہی حضرت انس کی) یہ عورت انصاری کا جنازہ ہے پہر اوسکو نزدیک لائے اور وہ ایک سبز تابوت مین تہی تو انس رضی اللہ عنہ کہڑے ہوئے اوسکے وسط کے مقابل (یعنی سر کے سامنے کہڑے نہین ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل کہڑے ہوئے تہے پہر نماز پڑہی اوسپر اوسیطرح نماز جیسی مرد پر نماز پڑہی تہی بعد اوسکی بیٹہے تو علا ابن زیاد نے کہا ای ابا حمزہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنازے پر اسیطرح نماز پڑہتے تہے اور چار تکبیرین کہتے تہے اور مرد کے سر کے سامنے کہڑے ہوتے تہے اور عورت کے وسط کے

کے سامنے انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسیطرح نماز پڑہتے تہے اور اسی مقام مین کہڑے ہوتے تہے پہر ابو غالب نے کہا مینے لوگون سے پوچہا کہ انس عورت کے وسط کے سامنے کیون کہڑے ہوے لوگون نے بیان کیا اسواسطے کہ اگلے زمانے مین تابوت نہ تہے تو امام عورت کے وسط کے سامنے کہڑا ہوتا تاکہ مقتدیون سے اوسکی نعش چہپی رہے ہرچند کفن مین چہپی رہتی ہے مگر پردہ پوشی جہانتک ہوسکے بہتر ہے) بدور الاہلہ مین ہے امام مقابل سر مرد کے کہڑا ہو اور وسط عورت کے اور معارض اسکا نہین آیا

باب جنازے کی تکبیرون کے بیان مین

ابوداؤد مین شعبی سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک تازی قبر پر گذرے تو آپ آگے کہڑے ہوئے اور صحابہ نے صف باندہی آپنے چار تکبیرین کہین ابو اسحاق نے کہا مینے شعبی سے پوچہا تم سے حدیث کس نے بیان کی انہون نے کہا ایک معتبر آدمی نے یعنے عبد اللہ بن عباس سے سنا جو اسوقت موجود تہے اور ابوداؤد مین ابن ابی لیلے سے روایت ہے زید بن ارقم جو صحابی ہین وہ ہمارے جنازون پر چار تکبیرین کہا کرتے تہے اور ایکبار ایک جنازہ پر اونہون نے پانچ تکبیرین کہین تو ہمنے اون سے پوچہا کہ آپ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تہے آج پانچ کیون کہین تو اونہون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہا کرتے تہے **فائدہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اونہون نے تکبیرین کہین سہل بن حنیف پر چہہ اور کہا کہ وہ جنگ بدر کے مجاہدون مین سے ہے روایت کی حدیث سعد بن منصور نے اور اصل اسکی بخاری مین ہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ سبل مین کہا ہے کہ گذرا پہچ حدیث ابی ہریرہ کے کہ کہین رسول خدا نے اوپر جنازے نجاشی کے چار تکبیرین اور روایت کی گئی ہے یہ ابن مسعود اور ابوہریرہ اور عقبہ بن عامر اور براء بن عازب اور زید بن ثابت سے اور صحیحین مین ہے ابن عباس سے کہ نماز پڑہی اوپر ایک قبر کے اور کہین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرین اور ابن ماجہ ابی ہریرہ سے لایا ہے کہ نماز پڑہی رسول خدا نے اوپر ایک جنازے کے پس کہین چار تکبیرین اور کہا ابوداؤد نے نہین اس باب مین بہت صحیح اس سے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف اور خلف کا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور مالک کا اور ایک روایت زید بن علی رضی اللہ عنہما سے یہی آئی ہے اور گئے ہین ہادویہ طرف اوسکی کہ پانچ تکبیر کہی اور دلیل پکڑی ہے اونہون نے ساتہ اسی بات کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوپر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور حضرت حسن بن علی

رضی اللہ عنہما نے اوپر باپ اپنے کے اور ابن الحنفیہ نے اوپر ابن عباس کے کہین پانچ تکبیرین اور کہا امام شوکانی
نے اختلاف کیا ہے صحابہ نے اور جو انکے پیچھے تھے بیچ عدد تکبیر جنازے کی پس گئے ہین جمہور طرف اسکے
کہ چار تکبیرین ہین اور گئی ہے ایک جماعت صحابہ کی اور جو پیچھے اون کے تہے طرف اسکی کہ پانچ تکبیرین
ہین اور کہا قاضی عیاض نے کہ اختلاف صحابہ کا اس باب مین تین تکبیرین سی نو تک ہے کہا ابن عبد البر
نے اور منعقد ہوا اجماع پیچھے اسکے اوپر چار کے اور اجماع کیا ہے فقہا اور اہل فتوی نے بیچ شہرون کے
اوپر چار کے جیسا کہ آیا ہے احادیث صحیحہ مین اور جو کچہ کہ سوائے چار تکبیر کے ہے نزدیک اون کے نادر ہے
نہین التفات کیا جاویگا طرف اوسکی انتہے اور یہ دعوے مردود ہے پس اختلاف بیچ اسکے مشہور ہے صحابہ
سے لیکر اب تک اور نہین کوئی دلیل واسطے نہ عمل کرنیکے ساتھ پانچ تکبیر کے پیچھے موجود ہونے روایت صحیح
کے تمام ہوئی عبارت امام شوکانی کی اور بخاری مین ہے کہ کہا حمید نے نماز پڑہائی ہمکو حضرت انس رضی
اللہ عنہ نے پس کہین انہون نے تین تکبیرین یعنے بہول کر چار کی تین کہدین پہر سلام پہیرا پس کہا گیا واسطے
اونکے پس سامنے ہوئے قبلے کے پہر تکبیر کہی چوتہی پہر سلام پہیرا **فائدہ** قسطلانی شرح بخاری مین ہے
کہ یہ حدیث اون احادیث سی ہے کہ جنکو وصل کیا عبد الرزاق نے انتہے اس دلیل سی ثابت ہوا کہ اگر تین
تکبیرین بہولکر کہین جاوین بعد سلام کے ایک اور تکبیر کہی جاوے اور موطا امام مالک مین ابو امامہ سی روایت ہے
کہ ایک عورت مسکین بیمار ہوئی رسول خدا کے سامنے اور خبر ہوئی آپ کو اوسکی اور قاعدہ تہا آپ کا یہ
کہ بیمار پرسی کرتے مسکینون کی اور حال پوچہتے انکا سو فرمایا آپنے جب مرجاوے یہ عورت تو کرنا خبر مجہکو
سو نکلا جنازہ اوسکا رات کو ناپسند کیا صحابہ نے کہ جگاوین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب
صبح ہوئی تو معلوم ہوا امر اس عورت مسکینہ کا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا تہا مین نے تمکو خبر کرنا
مجہکو عرض کی صحابہ نے ناگوار ہوا ہمکو رات کو تکلیف دینا آپ کا پس نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم اور صف باندہی قبر اوسکی پر اور کہین تکبیرین چار **فائدہ** زرقانی مین ہے پڑہنا نماز جنازہ کا دو
بارہ قبر پر درست ہے جمہور علما کا یہی قول ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے درست نہین وہ کہتے ہین کہ یہ
امر خاص تہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا امام احمد نے پڑہنا نماز جنازہ کا قبر پر چہ طریق سے
ثابت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا ابن عبد البر نے نو طریق سے وہ سب طریق حسن ہیں اور مشکوہ
مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ کہ گذرے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر کہ دفن

کیا گیا تہا مردہ اوس مین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ آج کی رات فرمایا پہر کیون نہ خبر کی تم نے مجہکو عرض کیا صحابہ نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو بیچ اندہیری رات کے بکروہ جانا جگانا ہمنے آپ کا پہر کہڑے ہوئے آنحضرت پس صف باندہی ہمنے پیچہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہی آپ نے روایت کی یہ شیخین نے **فائدہ** نام اس میت کا طلحہ بن براء بن عمیر تہا اور **مشکوۃ** مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک عورت تہی کالی جہاڑو دیتی تہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تہا ایک جوان یعنے جہاڑو دیتا تہا پس نہ پایا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس پوچہا احوال اوس عورت کی سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نے مر گیا یا مر گئے فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجہکو یعنے تا نماز پڑہتا اوسکی کہا ابوہریرہ رضی نے پس گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا حال اس عورت کا یا اس شخص کا یعنے یہ خیال کیا کہ کیا ہے یہ کہ جسکے لیے رسول خدا کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم رسول خدا کی منظور تہی پس فرمایا بتلادو مجہکو قبر اوسکی پس بتلائی انکو پس نماز پڑہی اوسپر پہر فرمایا تحقیق یہ قبرین بہری ہوتی ہین تاریکیون سے مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہے قبرون کو واسطے مردون کے بسبب نماز میری کے اوپر روایت کی یہ شیخین نے اور لفظ اسکے واسطے مسلم کے ہین **موطا** مین ہے پوچہا امام مالک نے ابن شہاب سے کہ جس شخصکو بعض تکبیرین جنازہ کی ملین اور بعض نہ ملین وہ کیا کرے کہا جسقدر نملین انکی قضا کرلیوے

باب جنازے کی دعاؤن کے بیان مین

مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکہی مینے دعا پڑہنی رسول خدا کی کہ وہ فرماتے تہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاۗءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ **ترجمہ** یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اوس سے یعنے تقصیرات اوسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنے جنت مین اور کشادہ کر قبر اوسکی اور پاک کر اوسکو ساتہہ پانی اور برف اور اولے کے یعنے پاک کر گناہون سے ساتہہ طرح طرح کی مغفرتون کے اور پاک کر اوسکو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل

سے اور بدلہ دے اوسکو گھر یعنے اوس عالم مین بہتر گہر اوسکے سے اور اہل یعنے خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی
بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین اور پناہ دے اوسکو عذاب قبر سے یا کہا عذاب برزخ کے
سے اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اسکو فتنہ قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب مین نے
یہ دعا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس میت کے لیے سنی تو رشک لے گیا مین یہانتک کہ آرزو کی مین
نے کہ ہوتا مین یہ میت یعنی تو کہ حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے **فائدہ** امام نووی نے شرح الحدیث مین
لکھا ہے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے واسطے پکار کر پڑہنے دعا کے جنازے کی نماز مین اور مشکوۃ مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ کہا تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز پھر کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا
وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا
فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ
وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ **ترجمہ** اے
اللہ بخشش کر واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب
ہمارے کے اور چھوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور عورتون ہماری کے
اے اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہمسے سو زندہ رکھ اسے اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے تو مار اوسے
ایمان پر اے اللہ مت محروم کر ہمکو اسکے ثواب سے یعنے ثواب کہ بسبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل
ہوا ہے اس سے محروم نکر اور نہ فتنہ مین ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہ حدیث مسلم اور ابو داود
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور **ابوداود** مین واثلہ بن اسقع سے روایت ہے نماز پڑہی ہمنے
ساتھ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانون مین سے ایک شخص پر تو مینے سنا حضرت سے آپ فرماتے
تہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
ترجمہ الٰہی مقرر فلانا بیٹا فلانے کا تیری امان مین ہے تو اسکو عذاب قبر سے بچالے اور جہنم کے عذاب
سے یا تیرے ذمے اور تیری امان مین ہے یعنے اسلیے کہ وہ تجہپر ایمان رکھتا تہا اور ساتھ قرآن کے
چنگل مارنیوالا تہا کہ وہ امن دینے والا ہے تو اوسکو قبر کے فتنے سے بچالے یعنے اوسکے عذاب سے
اور تو صاحب وفا کا ہے بندون کے ساتھ عہد اور وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرتا ہے اور تو صاحب

حمد کا ہے الٰہی بخشش کر اوسکے واسطے اور اوسپر رحم کر مقرر تو بخشنے والا اور مہربان ہی اور اوسکے گناہون کو
معاف کردیگا انتہی اور ابوداؤد مین شماخ سے روایت ہی کہ مین موجود تہا مروان پاس اوسنے پوچہا ابوہریرہ
سے تمنے سنا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازی کی نماز مین کون سی دعا پڑہتے تہے ابوہریرہؓ
نے کہا کیا تو مجہسے اون باتون کے ساتہہ پوچہتا ہے جو کہہ چکا ہے (پیشتر مروان اور ابوہریرہ مین کچہ رنجش
آمیز کلام ہوگئی تہی) مروان نے کہا ہان ابوہریرہ نے کہا آپ یہ دعا پڑہتے تہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ
خَلَقْتَھَا وَھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَاکَ
شُفَعَاءَ فَاغْفِرْلَہٗ **ترجمہ** الٰہی تو اسکا رب ہے اور تو نے اسکو پیدا کیا اور تو نے اسکو راہ دکہائی اسلام
کیطرف اور تو نے اسکی جان کہینچ لی اور تو خوب جانتا ہے اوس کے ظاہر اور باطن کو ہم اوسکی سفارش
کرنیوالے حاضر ہوئی ہین سو تو اسکو بخشدے **موطا** امام مالک مین روایت ہی ابوسعید مقبری نے
پوچہا ابوہریرہ سے کسطرح تم نماز پڑہتے ہو جنازہ کی کہا ابوہریرہؓ نے قسم ہے اللہ جل جلالہ کے بقا کی مین
تمہین خبر دونگا مین جنازہ کے ساتہہ ہوتا ہون اوسکے گہر سے جب کہا جاتا ہے تو مین تکبیر کہکر
اللہ کی تعریف کرتا ہون اور پیغمبر اوسکے پر درود بہیجتا ہون پہر کہتا ہون اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ
عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَ
اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّاٰتِہٖ
اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ **ترجمہ** یا اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری
لونڈی کا بیٹا اسبات کی گواہی دیتا تہا کہ کوئی معبود سچا سوا تیرے نہین ہے اور بیشک محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہین اور تو اسکا حال خوب جانتا ہے ای پروردگار اگر وہ نیک ہو تو
زیادہ کر اجر اسکا اور جو گنہگار ہو تو درگذر کر اوسکے گناہون سے اے پروردگار مت محروم کر ہم کو اس
کے ثواب سے یعنے اوسکی جنازی پر نماز پڑہنے کے ثواب یا اوسکی موت پر صبر کرنے کے ثواب سے اور مت
فتنہ مین ڈال ہمکو بعد اسکے **اور موطا** امام مالک مین ہی سعید بن المسیب کہتے تہے نماز پڑہی مین نے
ابوہریرہ کے پیچہے ایک لڑکے پر جو بیگناہ تہا تو سنا مین نے انسے کہتے تہے ای اللہ بچا اوسکو قبر کے عذاب
سے **فائدہ** قبر کے عذاب سے مراد وحشت اور تنہائی کی مصیبت ہی نہ وہ عذاب جو بدون کو ہوتا
ہے اور **ترمذی** مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ

نماز پڑہتے تہے جنازے کی سو یاد کر لیا مین نے انکی نماز مین سے ان کلمات کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَ اغْسِلْہُ بِالْبَرَدِ کَمَا یُغْسَلُ الثَّوْبُ **ترجمہ** یا اللہ بخشدے اسکو اور رحم کر اسپر اور دہودے اسکو گناہون کو رحمت کے اولون سے جیسا کپڑا دہویا جاتا ہے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن اسمعیل نے کہا سب سے اچہی اُنمین سے زیادہ صحیح اس باب مین یہی حدیث ہے

باب نماز جنازہ مین سورہ فاتحہ پڑہنے کے بیان مین

مشکوۃ مین ہے **عَنْ** طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّھَا سُنَّۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سے روایت ہے کہا نماز پڑہی مینے پیچہے ابن عباس کے جنازے پر پس پڑہی سورہ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولی کے اور کہا پڑہی مینے سورہ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ سنت ہے روایت کی یہ بخاری نے انتہی **مشکوۃ** مین ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَی الْجَنَازَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی جنازے پر سورہ فاتحہ روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے انتہی **وَعَنِ** الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ یَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَی الطِّفْلِ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَاَجْرًا **ترجمہ** روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق یعنے نقل حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کے کہا پڑہتے تہے حسن بصری اوپر جنازے لڑکے کے سورہ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولے کے جگہہ سبحانک اللہم کے اور کہتے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشوا اور پیشرو اور ذخیرہ اور ثواب انتہی نسائی مین ہے **وَعَنْ** طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَجَھَرَ حَتّٰی اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِیَدِہٖ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ سُنَّۃٌ وَحَقٌّ **ترجمہ** طلحہ بن عبد اللہ ابن عوف سے روایت ہے کہ نماز پڑہی مین نے پیچہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اوپر جنازے کے پس پڑہی سورہ فاتحہ اور سورہ پکار کر پڑہی یہانتک کہ سنا ہمنے پس فارغ ہوئے ہم پکڑا مینے ہاتہ انکا اور پوچہا مینے اونسے یعنی حال پکار کر پڑہنے سورہ فاتحہ اور سورہ کا پس کہا سنت اور حق ہے انتہی نسائی مین ہے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ السُّنَّۃُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی

Marfat.com

الجنازۃ ان یقرأ فی التکبیرۃ الاولی بام القرآن مخافۃ ثم یکبر ثلثا والتسلیم عند الاخرۃ
ترجمہ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنت ہے بیچ نماز کے اوپر جنازے کے یہ کہ پڑھے بیچ تکبیر پہلی
کے سورہ فاتحہ آہستہ پھر تکبیر کہے تین اور سلام پھیرے نزدیک آخر تکبیر کے انتہی فائدہ حدیث بالا سے ثابت
ہوا کہ سورہ فاتحہ معہ سورت دیگر پکار کر پڑھنا سنت ہے اور اس حدیث سے آہستہ پڑھنا پس معلوم ہوا کہ ہر طرح
یعنے پکار کر پڑھنا اور آہستہ پڑھنا جائز ہے اور منتقی الاخبار میں ہے عن ابی امامۃ ابن سہل انہ
اخبرہ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان السنۃ فی الصلوۃ علی الجنازۃ ان یکبر
الامام ثم یقرأ بفاتحۃ الکتاب بعد التکبیرۃ الاولی سرا فی نفسہ ثم یصلی علی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسہ رواہ الشافعی فی مسندہ ترجمہ ابی امامہ بن سہل سے روایت
ہے کہ تحقیق خبر دی اوسکو ایک مرد نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تحقیق سنت ہے بیچ نماز کے
اوپر جنازے کے یہ کہ تکبیر کہے امام پھر پڑھے سورہ فاتحہ پیچھے تکبیر پہلی کے آہستہ بیچ دل اپنے کے پھر درود
بھیجے اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ حدیث شافعی نے اپنی مسند میں اور ابوداود میں ہے
عن عبد اللہ بن عوف قال صلیت مع ابن عباس علی الجنازۃ فقرأ بفاتحۃ الکتاب
فقال انہا من السنۃ ترجمہ عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے میں نے ابن عباس کے ساتھ ایک جنازے
پر پڑھی سورہ فاتحہ یعنے تکبیر اولی کے بعد اور کہا یہ سنت ہے اور ترمذی میں ہے باب ماجاء فی
القراءۃ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب ترجمہ باب نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کے بیان میں عن
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازہ کی اور ترمذی
میں ہے عن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف ان ابن عباس صلی علی جنازۃ فقرأ بفاتحۃ
الکتاب فقلت لہ فقال انہ من السنۃ او من تمام السنۃ ترجمہ طلحہ بن عبد اللہ بن عوف
سے روایت ہے کہ ابن عباس نے پڑھی نماز جنازے کی اور پڑھی اسمین سورہ فاتحہ سو میں نے اون سے پوچھا
تو اونھون نے کہا یہ سنت ہے راوی کو شک ہے کہ من السنۃ کہا یا من تمام السنۃ مطلب دونون کا ایک
ہے فائدہ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسپر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا اختیار
کرتے ہیں سورہ فاتحہ پڑھنا بعد تکبیر اولی کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا فائدہ

قسطلانی شرح بخاری میں ہے جبکہ کہے صحابی کہ سنت ہے وہ حدیث اکثر کے نزدیک مرفوع ہوتی ہے اور منہج الوصول
الی اصطلاح احادیث الرسول میں ہے کہ کہا ابن عبد البر نے جس وقت کہے صحابی کہ یہ سنت ہے مراد اس سے سنت رسول
علیہ السلام کی ہے زرقانی شرح موطا امام مالک میں ہے کہ جبکہ کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھ فلان بات کے یا کہے
سنت ہے فلان بات یا منع کیے گئے ہم فلان چیز سے پس یہ سب مرفوع ہے اور بمذہب صحیح کے نزدیک جمہور
کے قسطلانی شرح بخاری میں ہے کہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا جنازے کے رکنوں میں سے ہے واسطے عام ہونے حدیث
لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد کا اور میزان شعرانی میں ہے
کہ مذہب امام شافعی اور احمد کا یہ ہے کہ تحقیق پڑھنا سورہ فاتحہ کا بعد پہلی تکبیر (جنازہ) کے فرض ہے اور
مذہب امام ابی حنیفہ و مالک کا یہ ہے کہ نہ پڑھی جاوے جنازے میں کوئی چیز قرآن سے اور حصن حصین میں
ہے واذا صلی علیہ کبر ثم قرأ الفاتحۃ ثم صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال
اللھم ھذا عبدک الی آخرہ ترجمہ اور جب نماز پڑھے مردے پر تکبیر کہے پھر پڑھے الحمد پھر درود بھیجے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم پر یعنے بعد دوسری تکبیر کے اولی یہ ہے کہ درود نماز کا پڑھے پھر پڑھے یعنے تیسری تکبیر کے بعد
یا اللہ یہ بندہ تیرا ہے آخر تک انتہی حضرت پیران پیر غنیۃ الطالبین میں جسکے مترجم علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی
حنفی ہیں فرماتے ہیں ثم یصلی علی المیت پس نماز گذارد بر مردہ وصفتھا ان یقول اصلی علی
ھذا المیت فرضا علی الکفایۃ وصفت نماز جنازہ این ست کہ بگوید نماز میگزارم برین میت فرض
کفایہ ولا یحتاج ان یذکر ذکرا او انثی وحاجت نیست کہ ذکر کند کہ مذکر ست یا مؤنث فیکبر اربع
تکبیرات پس تکبیر گوید چہار تکبیر قرأ فی الاولی الفاتحۃ بخواند در اول رکعت فاتحہ لما روی عن
ابن عباس ازجہت آنکہ مروی ست از ابن عباس انہ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ فرمود امر کرد مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نقرأ بفاتحۃ الکتاب علی
الجنازۃ کہ بخوانند فاتحہ بر جنازہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الثانیۃ کما یصلی فی
التشھد پس درود گوید بر نبی صلے اللہ علیہ وسلم در ثانی چنانچہ درود میگزارد در تشہد کما روی
مجاھد قال سألت ثمانیۃ عشر رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ علی
الجنازۃ ازجہت چیزیکہ روایت کرد مجاہد گفت پرسیدم از ہیژدہ کس از اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم از نماز جنازہ فکلھم یقول کبر ثم اقرأ فاتحۃ الکتاب پس ہمگی گفتند تکبیر بگو پستر

بخوان فاتحه ثم کبر ثم صل علی النبی صلی الله علیه وسلم پس تکبیر بگو پس درود بفرست بر
بر نبی صلی الله علیه وسلم ثم کبر وادع للمیت فی الثالثة بما تحسنه ثم تکبیر علیه پس تکبیر بگو و دعا کن
برای میت در سیوم رکعت آنچه نیکو دانی و آسان باشد بر و من انواع الدعاء از انواع دعا ولنفسه
ولوالدیه وللمسلمین غیر ان المستحب ان یقول اللهم اغفر لحینا ومیتنا الی الخ و
دعا کند برای نفس خود و والدین خود و مسلمانان مگر آنکه مستحب ست که بگوید ای بار خدایا بیامرز زندگان
ما را و مردگان ما را الی آخره انتهی از مسک الختام مینهو و عن جابر رضی الله عنه قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر علی جنائزنا اربعا بود رسول خدا صلی الله علیه وسلم که می گفت
بر جنازه ما چهار تکبیر و نیست در وی نفی زیادت بر چهار و گذشت بیان آن ویقرأ بفاتحة الکتاب
فی التکبیرة الاولی و میخواند سوره فاتحه را در تکبیر اولی در سبل گفته اختلاف کرده اند علما در قرارت
فاتحه در نماز جنازه پس نقل کرد ابن منذر از ابن مسعود و حسن بن علی و ابن الزبیر مشروعیت آن و
به قال الشافعی و احمد و اسحاق و نقل کرد از ابو هریره و ابن عمر که نیست در وی قرارت و هو قول مالک و
الکوفیین و استدلال کردند اهل قول اول باین حدیث و اگرچه ضعیف ست و شاهد اوست حدیث
طلحه چنانچه می آید انتهی گوییم اگر فاتحه را مخصوص از اندراز قرارت منفی وجهی دارد چنانکه قرارت خلف
امام داشته اند و در سفر السعادت گفته چون نماز شروع کردی بعد از تکبیر اول فاتحه می خواند انتهی
ترجیح داد این را علی قاری در رساله خود و باین عمل میکرد شیخ عبد الرحیم دهلوی والد شاه ولی الله
محدث و در حجة الله البالغه گفته از سنت ست قرارت فاتحه زیرا که فاتحه خیر الادعیه و اجمع آنهاست
آموخته است آنرا حق تعالی بعباد خود در محکم کتاب خویش انتهی مدو رالاهله مینهو و چون نماز
جنازه یکی از نمازهاست که در آن رسول خدا صلی الله علیه وسلم لا صلوة الا بفاتحة الکتاب ارشاد
فرموده پس اینقدر در فرضیت قرارت فاتحه درین نماز بلکه بشرطیتش که عدمش مستلزم عدم نماز باشد کافی
است فکیف که در صحیح بالخصوص از آنحضرت صلی الله علیه وسلم ثابت شده که در نماز جنازه این سوره میخواند
بلکه لائق آنست که با فاتحه سوره قصیره یا ما تیسر من القرآن بیامیزد و ضم نماید انتهی النهج المقبول
مینهو بعد از تکبیر اول فاتحه و سوره بخواند بجهر یا بسر و میان این تکبیرات ادعیه ماثوره بر زبان گزارد
انتهی البیان المرصوص مینهو جابر گفته آنحضرت در تکبیر اول سوره فاتحه میخواند و اسناد این ضعیف

Marfat.com

ست مگر ابن عباس بر جنازه فاتحه خوانده گفته تا بدانید که این سنت ست داین نزد بخاری است اور قاضی
ثناء الله اپنے وصیت نامہ میں فرماتے ہیں بعد از حمد و صلوٰة فقیر حقیر محمد ثناء الله عثمانی حنفی مجددی پانی
پتی می نویسد که عمر این عاصی بر هشتاد سال رسیده و یقین که عبارت از مرگ است بر سر آمده فرصتے
نگذشته کلمه چند بطریق وصیت برائے اولاد و احباب می نویسد که رعایت بعض از ان برائے ذات فقیر
مفید و ضرور ست و بعضے از ان برائے دوستان و فرزندان ضرور و مفید ست اگر نوع اول را رعایت خواهند
کرد روح فقیر از آنها خوشنود خواهد شد حقتعالی جزائے خیر خواهد داد و گرنه در عاقبت دامنگیر خواهم شد
و اگر نوع ثانی را رعایت خواهند کرد ثمره آن در دنیا و عقبے نیک خواهند دید و گرنه نتیجه بد خواهند دید
نوع اول آن ست که در تجهیز و تکفین و غسل و دفن رعایت سنت کنند و در چادر رزائی که حضرت ایشان
شهید رضی الله عنه عنایت فرموده بودند در آن تکفین نمایند و عمامه خلاف سنت ست ضرور نیست و
نماز جنازه بجماعت کثیر و امام صالح مثل حافظ محمد علی و یا حکیم سکهوا یا حافظ پیر محمد بجا آرند و بعد تکبیر
اولی سوره فاتحه خوانند و بعد مردن من رسوم دنیوی مثل دهم و بستم و چهلم و ششماهی و برسینی هیچ
نکنند که رسول الله صلی الله علیه وسلم زیاده از سه روز ماتم کردن جائز نداشته اند حرام ساخته اند و از گریه
و زاری زنان را منع بلیغ نمایند در حالت حیات خود فقیر ازین چیزها راضی نبود و باختیار خود
کردن نداده و از کلمه و درود و ختم قرآن و استغفار و از مال حلال صدقه بفقرا باخفاء امداد فرمایند
که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده المیت فی القبر کالغریق المتغوث ینتظر دعوة تلحقه من اب و اخ
او صدیق انتہے **ابو الطیب نواب سید محمد صدیق الحسن** مرحوم رحمة الله علیه
اپنے وصیت نامہ میں ارقام فرماتے ہیں چون امر ناگزیر پیش آید باید که مراتب تجهیز و تکفین و غسل و دفن
را بروجه سنت صحیحه مستفیضه ادا کنند و جنازه بجماعت کثیر و امام صالح بجا آرند و بعد از تکبیر اولے
سوره فاتحه بخوانند و بعد مردن من از رسوم دنیوی هیچ رسم نکنند و کردن ندهند که رسول خدا صلے
الله علیه وسلم زیاده از سه روز ماتم کردن جائز نداشته بلکه حرام ساخته ست و از گریه و زاری خود
را باز دارند و زنان خانه را از ان منع بلیغ نمایند این بنده در حالت حیات خود باین چیزها رضا
نداده و باختیار خود احدی را کردن نداده خود بحمده تعالی در خاندان ما رسمے از رسوم جاهلیت که
شرع منع از ان وارد شده مروج نیست و رسوم سیوم و چهلم و نحو آن همه بدعت و ضلالت و معصیت

بحجت است ازان از کتاب و سنت استشمام نمی توان کرد وگاہے در خاندان ما نبوده آری امداد بدعا و ختم قرآن
و استغفار و درود و صدقه از مال حلال باخفا مضائقه ندارد و در بعض اخبار آمده میت در قبر ہمچو غریق
است انتظار می کند دعوت را که از جانب پدر یا برادر یا دوست بوی ملحق گردد انتہی ثمار التنکیت مین ہے
نماز جنازه بجماعت کثیر و امام صالح عالم و ماموین موحدین مخلص بجا آرند و بعد تکبیر اولی سورهٔ فاتحه
خوانند و قبر را خام دارند و زیاده از یک شبر بلند نسازند و بر آن کتبه ننویسند و گنبد بنا ننمایند فتح
المغیث مین ہے واجب ہے نماز پڑہنا مردے پر اور کہڑا ہووے امام برابر سر مرد کے اور وسط عورت کے
اور کہے چار یا پانچ تکبیر اور پہلی تکبیر کے بعد الحمد اور کوئی سورت پڑہے اور دعائے ماثور کرے درمیان
تکبیرون نماز کے **فائدہ** ان تمام روایات بالا سے ثابت ہوا کہ پڑہنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین
ضروری ہے گو اس حدیث پر عمل امام عالی مقام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نہین ہوا لیکن انہون نے فرمایا
ہے جب تمکو حدیث صحیح ملے اسی پر عمل کرو میرا قول چہوڑ دو پس پڑہنے فاتحہ مین حکم امام صاحب کا بہی
مانا گیا اور حدیث پر بہی عمل ہوا علاوہ اسکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اوس شخص پر خفا ہوتے جو
پیغمبر کی سنت کے آگے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا قول پیش کرتا اور فرماتے قریب ہے کہ تمپر پتہر آسمان
سے برسین کہ مین کہتا ہون فرمایا رسول خدا نے اور تو کہتا ہے کہ کہا ابوبکر اور عمر نے ہزاران ہزار رحمتین خدا نازل
ہون اون صحابہ کرام پر کہ جنکے سینے نور گنجینے عظمت اور اکرام کلام مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے معمور اور منور تہے یا الٰہ العالمین یہ دولت یعنی اتباع نبوی اس خاکسار ہیچمدان کو بہی اپنے فضل سے نصیب کر

باب شہید پر جنازہ پڑہنے اور غسل وغیرہ کے بیان مین

ترمذی مین عبد الرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی انکو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اکہٹا کر دیتے تہے دو دو آدمیونکو جو شہید ہوگئے تہے جنگ احد مین ایک کپڑے مین یعنے
کفن کے پہر فرماتے تہے کون اس مین سے زیادہ قرآن یاد رکہتا تہا پہر جب لوگ اشارہ سے بتاتے کہ اس کو
قرآن زیادہ یاد تہا تو اسکو آپ قبر مین آگے رکہتے یعنے قبلے کی طرف اور فرماتے مین گواہ ہون ان کا
دن قیامت کے یعنے انکے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپنے انکو خون سمیت دفن کر دینے کا
اور نماز بہی نہین پڑہے اونپر اور نہ غسل دیا انتہی **فائدہ** انس بن مالک سے بہی ایسا ہی مروی ہے کہا ابو عیسی نے
حدیث جابر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہین انس سے و

Marfat.com

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے اونہون نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کسی آدمی نے اسیطرح روایت کی معمر سے جابر سے انتہی اختلاف ہی علمار کا شہید کی نماز جنازہ مین سو بعضون نے کہا اوسکی نماز نہ پڑہے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہین امام شافعی اور امام احمد اور کہا بعضون نے کہ نماز پڑہی شہیدون کی اور دلیل لائے ہین اوس حدیث کو کہ حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ پر نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہین اسحاق اور ابوداؤد مین انس سے روایت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو دیکہا انکو مثلہ کیا تہا کافرون نے آپنے کسی شہید پر نماز نہین پڑہی سوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے (یعنے اونپر پڑہی) اور موطا امام مالک مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر غسل دیے گئے اور کفن پہنائے گئے اور نماز جنازہ کی اونپر پڑہی گئی حالانکہ وہ شہید تہے امام مالک کو پہونچا اہل علم سے وہ کہتے تہے کہ شہیدون کو غسل ندیا چاہیے نہ اونپر نماز پڑہنی چاہیے بلکہ جن کپڑون مین شہید ہوئے ہین اونہین کپڑون مین دفن کردینا چاہیے انتہے **فائدہ** اختلاف ہے ہیز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز پڑہی ہے یا نہین بعض روایات مین ہے کہ نماز پڑہی ہے اور بعض مین یہ ہے کہ نہین پڑہی صرف دعا کی کہا مالک نے یہ طریقہ ان شہیدون مین ہے جو معرکہ مین قتل کیے جاوین اور وہین مرجاوین اور جو معرکہ سے اوٹہا کر لایا جاوے پہر کچہ جی کر مرجاوے تو اسکو غسل دیا جاوے اور اسپر نماز پڑہی جاوے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کیا گیا **فائدہ** امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد زخمی ہونے کے تین روز زندہ رہے ابو لولو مجوسی کے ہاتہ سے آپ شہید ہوئے اور ابوداود مین جابر سے روایت ہے ایک شخص کے سینے مین یا حلق مین تیر لگا وہ مرگیا تو اوسیطرح اپنے کپڑون مین لپیٹا گیا جیسا وہ تہا اسوقت ہم ساتہ تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** یعنے اوسکے کپڑے نہ دہوئے گئے نہ اوسکو غسل دیا گیا کیونکہ وہ شہید تہا اور ابوداؤد مین ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدار احد کے حق مین یہ فرمایا کہ اون سے اونکا لوہا اوتارا جاوے یعنے زرہین اور ہتیار اور چمڑا یعنے پوستین وغیرہ جو لہو سے بہری تہین وہ دفن کیے جاوین اپنے خون سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑے خون مین بہرے ہین اور ابوداؤد مین انس بن مالک سے روایت ہے شہدار احد بغیر غسل کے اپنے خون سمیت دفن ہوئے اور انپر نماز جنازہ بہی نہ پڑہی گئی اور ابوداؤد مین انس بن مالک سے روایت ہے

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (جنگ احد مین) حمزہ بن عبد المطلب پر گذرے تو دیکھا کہ وہ مثلہ کیے گئے ہین (یعنے کفار نابکار نے انکی ناک کان وغیرہ کاٹے ہین) آپنے یہ دیکھکر فرمایا اگر صفیہ (بہن حمزہ کی) کو رنج نہ ہوتا تو مین حمزہ کی نعش کو پڑا رہنے دیتا یہانتک کہ درندے اوسکو کہا جاتے پہر وہ حشر کے دن اون کے پیٹون سے نکلتا اور شہادت کا انتہائی مرتبہ انکو حاصل ہو جاتا اگرچہ اب بہی حاصل ہے) اس وقت کپڑون کی قلت تہی اور شہیدون کی کثرت تو ایک اور دو اور تین آدمی ایک ہی کپڑے مین کفن دیے جاتے تہے قتیبہ نے زیادہ کیا پہر ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے تہے لیکن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچہ لیتے ان مین سے کونسا شخص قرآن زیادہ جانتا تہا پہر ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایک کفن یا ایک قبر مین کئی آدمیون کو دفن کرنا درست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو دیکھا انکو مثلہ کیا تہا کافرون نے آپنے کسی شہید پر نماز نہین پڑہی سوا حمزہ کے اونپر پڑہی (اور تفسیر ترجمان القرآن مین ہے دیکھا تو حمزہ کا پیٹ پہاڑ ڈالا ہے ہندزن ابی سفیان نے جگر حمزہ کا نکالکر دانتون سے چبایا لیکن نہ چبا حضرت صلعم نے پوچہا کیا کچہ جگر اوسنے کہایا کہا نہین فرمایا اللہ تعالی کوئی قسمے حمزہ کے آگ مین داخل نہ کرے گا پہر حمزہ پر نماز جنازہ پڑہی پہر ایک انصاری کو لاکر پاس حمزہ کے رکہا اوسپر بہی نماز پڑہی حمزہ رضہ بدستور رکہا رہا اوسپر ستر بار نماز ادا کی تفرد بہ احمد الحدیث بطولہ ۱۲

باب میت غائب پر نماز جنازہ پڑہنے کی بیانمین

ترمذی مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہا اونہون نے فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بہائی نجاشی مرگئے سو کہڑے ہو اور نماز پڑہو اونکی کہا راوی نے سو کہڑے ہوگئے ہم اور صف باندہی ہم نے جیسے صف باندہتے ہین میت کے پاس اور نماز پڑہی ہمنے انکی جیسے نماز پڑہتے ہین جنازے کی اور **موطا** امام مالک مین ابوہریرہ سے روایت ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خبر پہونچائی نجاشی کے مرنے کی جسدن وہ مرا آپ اپنے صحابہ کے ساتہ عیدگاہ کی طرف نکلے پہر اونکے ساتہ صف باندہی اور چار تکبیرین کہین **فائدہ** نجاشی لقب ہے حبشہ کے بادشاہ کا اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تہا جسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی وہ اول نصاری کے دین پر تہا پہر حضرت رسول خدا پر ایمان لایا اور صحابہ وہان گئے اونکی خوب طرح سے خدمت کی پہر جب وہ فوت ہوا تو حضرت

رسول خدا نے خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر صحابہ کے ساتھ اوسکی نماز جنازہ پڑہی اور ابوداؤد
مین ابی بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا نجاشی کے ملک مین چلے
جانیکا (جب کافرون نے ایذا دی اور تکلیف سے پہنچائی) پہر بیان کیا قصہ اسکا کہ نجاشی نے کہا مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ محمد اللہ پاک کے رسول ہین اور محمد ہی وہ شخص ہین جنکی بشارت دی عیسے بن
مریم علیہ السلام نے اور مین اگر سلطنت کے کامون مین مشغول نہ ہوتا تو انکے پاس جاتا اور انکے جوتیان
اوٹھاتا **فائدہ** نجاشی نے ملک حبش مین انتقال فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ
مدینہ منورہ مین نماز جنازہ اوسکی پڑہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ میت غائب پر بعد سننے خبر فوتیدگی
اوسکی کے درست ہے بلکہ سنت ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام احمد اور **اکثر سلف** کا
قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے جائز ہونے نماز جنازہ کی
اوپر میت غائب کے اور امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف اسی کے قائل ہین یہانتک کہ فرمایا
شیخ الاسلام امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہین آیا کسی صحابی سے منع ہونا اسکا اور امام ابوحنیفہ
اور امام مالک جو قائل نہین ہین جائز ہونے نماز جنازہ کے اوپر میت غائب کے وہ فرماتے ہین احتمال ہے
کہ جنازہ نجاشی کا سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگیا ہو بدلیل حدیث ابن عباس جسکو ذکر کیا
واحدی نے بلا اسناد کے کہ کہا ابن عباس نے کہول گیا (پردہ) واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے سریر نجاشی سے یہانتک کہ دیکہا اوسکو یعنے سریر نجاشی کو حضرت رسول خدا نے اور نماز پڑہی اسپر
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بلا اسناد ہے حدیث بلا اسناد لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی دوسرا اس
حدیث کو اخراج کیا ہے واحدی نے اور وہ محدث نہین ہے چنانچہ ابن طاہر حنفی نے مجمع البحار مین لکھا
ہے کہ نہین ہے واحدی محدث اور ایسا ہی کہا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادۃ
مین اور امام شوکانی نے فوائد المجموعۃ فی احادیث الموضوعۃ مین بہی اسیطرح لکہا ہے

باب کسی کے مرنے کی خبر سنکر مسجد مین بیٹہنے کے بیان مین

ابوداؤد مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب زید
بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر پہونچی تو آپ مسجد مین بیٹہے آپکے
چہرے پر رنج معلوم ہوتا تہا

Marfat.com

باب واسطے عورتون کے میت کے پاس جاکر تعزیت کرنیکے بیان مین

ابوداؤد مین عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفن کیا جب وہان سے فارغ ہوئے تو لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بھی آپکے ساتھ لوٹے یہانتک کہ ہم میت کے مکان تک پہونچے وہان آپ ٹھیر گئے دیکھا تو ایک عورت سامنے سے چلی آتی ہے راوی نے کہا مین سمجھتا ہون رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو پہچان لیا جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ فاطمہ زہرا تہین رسول خدا نے انسے پوچھا تم کسواسطے نکلین اپنے گھر سے اونہون نے کہا یا رسول اللہ مین اس گھر مین جہان میت ہوئی گئی تہی تاکہ اوسکے لوگون کو تسکین دون اور تعزیت کرون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم اون لوگون کے ساتھ قبرستان تک گئین اونہون نے کہا معاذاللہ مین تو اسکا بیان آپسے سن چکی ہون (کہ عورتون کو قبرستان مین جانیسے آپنے منع کیا) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم انکے ساتھ قبرستان تک جاتین تو مین ایسا اور ایسا کہتا اور کچھ سختی سے آپنے ارشاد فرمایا **فائدہ** ابوداؤد نے اس سختی کی تصریح نہین کی مگر نسائی کی روایت مین ہے آپنے فرمایا اگر تو اونکے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھہ سکتی یہانتک کہ تیرے باپ کا دادا اوسکو دیکھے یعنے عبدالمطلب جنت مین جاوے اور انکا جانا جنت مین مشکل ہے کیونکہ وہ مشرک تہے اس حدیث سے عورتونکو قبرستان مین جانا منع ہوا

باب ثواب صبر کا جب ہے کہ صدمہ پہونچتے ہی صبر کرے

ابوداؤد مین انس سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک عورت پاس گذرے وہ اپنے بچے کے مرنیکے غم سے آواز کے ساتھہ رو رہی تہی آپنے اوس سے فرمایا تو خدا کے عذاب سے ڈر یعنے نوحہ مت کر ورنہ عذاب کیجاویگی اور صبر کر اوس عورت نے کہا میری جو مصیبت ہے اوسمین تم گرفتار نہین ہوے ہو تو اوس سے کہا گیا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین یعنے اس عورت نے آپ کو نہیں پہچانا اور دیکھے جواب دیا تہا جب اوسکو آپ کی خبر کی تو وہ عورت پہر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپکے دروازے پر دربانون کو نہ پایا جیسے بادشاہون اور امیرون کے دروازون پر دربان ہوا کرتے ہین) پہر اوس نے رسولخدا سے عرض کیا یارسول اللہ مینے آپ کو پہچانا نہتا پہر اوس سے آپنے فرمایا کہ صبر کا اعتبار نہین مگر صدمہ کے شروع مین یا پہلے صدمہ مین **فائدہ** یعنے جب صدمہ پہونچے اوسیوقت صبر کرے اور زبان سے کوئی لفظ برا نہ نکالے تو اس صورت مین صبر کا ثواب حاصل ہوتا ہے یہ نہین کہ جسوقت صدمہ اور مصیبت پہونچے اسوقت تو

اچھی طرح سے واویلا مچاوے اور آخر رو پیٹ کر مجبور اً صبر اختیار کرے یہ صبر نہیں ✤ ✤ ✤

باب میت پر رونے کے بیان مین

ابوداود مین اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی یعنے حضرت زینب نے کسی کو آپ کی طرف بھیجا اور مین اور سعد آپکے ساتھ تھے اور شاید ابی بھی ساتھ تھے حضرت زینب نے کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کی نزع کیحالت ہے ہم سب اُن گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی زینب کو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا کہ یہ کہو تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لے لی اور اسکی لیے ہے جو چیز کہ دی (یعنے اولاد وغیرہ تو انکے ہلاک ہونیمین جزع فزع نہ چاہیے اسلیے کہ امانت اپنی لے لیتا ہے) اور ہر چیز نزدیک اوسکی ساتھ مدت معین کے ہے یعنے زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پھر بی بی زینب نے آپ کو بلا بھیجا اور قسم دیا کہ آپ تشریف لائیے پھر رسول خدا تشریف لائے اور آپ کی گود مین بچہ کو رکھا اور بچہ کی روح حرکت کرتی تھی یعنے نزع کی حالت تھی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک سے آنسو بہنے لگے سعد نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپنے فرمایا یہ رحمت ہے اللہ نے جسکے دلمین چاہا رکھا اور اللہ تعالی رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اپنے بندون مین کسیپر مگر رحمت کرنے والون پر **فائدہ** سعد نے گمان کیا کہ رونے کی سب اقسام منع ہین شاید رسول خدا بھول کر روئے تو آپ نے سعد کو آگاہ کیا کہ آنسوؤن سے رونا حرام نہین بلکہ وہ تو رحمت ہے البتہ چلا کر رونا اور نوحہ کرنا اور گریبان چیرنا اور مونہہ پیٹنا حرام ہے اور **ابوداود** مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آج کی رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا مینے نام اوسکا اپنے دادا کے نام پر ابراہیم رکھا پھر بیان کیا آخر حدیث تک انس کہتے ہین دیکھا مینے اوس لڑکے کو جان اوسکی نکل رہی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپکے چشمان مبارک سے آنسو جاری ہو گئے (بسبب رنج اور غم فرزند دلبند حضرت ابراہیم کے یہ فرزند بطن ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے) اور آپنے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکھہ اور غم کرتا ہے دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو رب ہمارے کو پسند آوے یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین اے ابراہیم جدائی تیری سے غمناک ہین ہم **فائدہ** آنکھہ سے آنسو بہانا اور دل سے غم کرنا مخالف صبر نہین ہے بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ شکایت کرنا البتہ صبر کے مخالف اور حرام ہے

باب میت والے کی گھر طعام بھیجنے کے بیان مین

ابوداؤد مین عبداللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر والون کے لیے کھانا طیار کروادن پر ایسے مصیبت آئی ہے جو اس سے انکو فرصت نہوگی انتھے **فائدہ** یعنے وہ رنج ومصیبت مین ہین کھانا پکانیکی فرصت انکو نہ ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ عزیزون اور دوستون اور ہمسائگان کو اہل میت کے گھر کھانا بھیجنا بہتر اور سنت ہی انتھے

باب وقت دفن کرنے میت کے دعا پڑہنے کی بیان مین

ترمذی مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رکھتے میت کو قبر مین یہ دعا پڑہتے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد مین تو یہ دعا پڑہتے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنے مین رکھتا ہون اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد اور مغفرت کے ساتھ رسول خدا کے ملت یعنے طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب ہر دو دعا کا ایک ہی **فائدہ** جابر نے کہا ضحاک بن مزاحم کا بیٹا چہ دن کا مرگیا مجہسے کہا اے جابر جب تو اوسکو قبر مین رکہے تو اوسکا منہ کہولدینا عقد حل کردینا وہ بیٹہیگا اس سے سوال کیا جاویگا جب مین یہ کام کرچکا تو مینے کہا اللہ تمپر رحم کرے اس بچی سی کیا سوال ہوگا کون اس سے سوال کریگا کہا اُس میثاق کا سوال ہوگا جسکا اقرار اُسنے صلب آدم مین کیا تہا مینے کہا اے ابو القاسم کیا اقرار ہے جسکا عہد اسنے پشت آدم مین کیا تہا کہا مجہسے ابن عباس نے کہا ہے کہ اللہ نے پشت آدم پر اپنا ہاتہ پہیرا ہر جان کو جسکا وہ قیامت کے دن تک پیدا کرنیوالا ہے اوس سے نکالکر یہ پیمان و عہد لیا کہ اللہ ہی کو پوجے کسی چیز کو اسکا شریک نکرے پہر انکے لیے کفیل رزق ہو کر بدستور پشت آدم مین پہیر دیا سو قیامت قائم نہوگی جبتک کہ میثاق کرنے والا پیدا نہ ہولے پہر جس نے اُن مین دوسرے میثاق کو پالیا اور پورا کیا اسکو اگلا میثاق نفع دیگا اور جسنے دوسرا میثاق نپایا اور اسکا اقرار نہ کیا اوسکو پہلا میثاق نافع نہ ہوگا اور جو کم عمر مرگیا قبل پانے دوسرے میثاق کے وہ اس میثاق اول پر جو پہلی فطرت ہے مرا

باب قبر مین لحد اور شق کرنیکے بیان مین

ترمذی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لیے **فائدہ** ظاہر یہ ہے کہ لحد یعنے بغلی قبر انبیا علیہم السلام کے

Marfat.com

ہے اور نشق یعنے صندوقی قبر اوروں کے واسطے ہے

باب قبر کو بلند کرنے اور گچ کرنیکی ممانعت کے بیان مین

ترمذی مین ابی وائل سے روایت ہے کہ علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے ابی الہیاج اسدی سے فرمایا مین تمکو بھیجتا ہون اوس کام کے لیے جسکی واسطے بھیجا تھا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ چھوڑے تو کوئی بلند قبر مگر اوسکو برابر کردے یعنی زمین سے اور نہ چھوڑے کسی تصویر کو بے مٹائے **فائدہ** اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور اسپر عمل ہے بعض علماء کا کہ حرام کہتے ہین قبر بلند کرنیکو مگر زمین سے ایسی سے ہے کہ پہچانی جائے تاکہ کوئی اوسپر چلے یا بیٹھے نہیں **صحیح مسلم مین ہے** کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبر کو گچ کرنے اور اسپر عمارت بنانے اور اسپر بیٹھنے سے اور **مواہب الرحمان** مین ہے کہ زینت کیواسطے قبر پر عمارت بنانا حرام ہے اور بعد دفن کے قبر کو محکم اور مضبوط کرنا مکروہ ہے اور **تحفۃ الملوک** مین ہے کہ پانی کے صدمے سے بچنے کے واسطے قبر کے گرد چونے سے بنانا مکروہ ہے اسواسطے کہ قبر اور جو چیز کہ قبر کے تابع ہے وہ استحکام اور مضبوط کرنے کی جگہہ نہین جو مٹی کہ قبر سے نکالی گئی ہے اوس سے زیادہ قبر پر ڈالنا مکروہ ہے اسلیے کہ یہ زیادتی بمنزلہ بنا کے ہے اور مفاتیح مین بیچ بیان بدعت ضلالہ کے لکھا ہے کہ بری بدعت ہے وہ چیز جسکو برا کہا ہے ائمہ مسلمین نے جیسے قبروں پر گچ بنانا اور قبرون کو گچ کرنا اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتون سے منع فرمایا ہے

باب قبرون پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت کے بیان مین

ترمذی مین جابر سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبرون کے پختہ بنانے اور اوپر اوسکے یا اوس پاس لکھنے سے اور اوپر اوسکے مکان یا گنبد بنانے اور اوسپر چلنے سے اور **مشکوۃ** مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمہارا آگ پر کہ جلادے کپڑے اوسکے پس پہونچے آگ طرف بدن اسکے کی بہتر ہے واسطے اسکے اس سے کہ بیٹھ جاوے قبر پر روایت کی یہ مسلم نے اور **مشکوۃ** مین عمرو بن حزم سے روایت ہے کہا دیکھا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اسکو روایت کی یہ احمد نے اور **ترمذی** مین ابی مرثد غنوی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

مت بیٹہو قبرون پر اور نہ اون کیطرف نماز پڑہو **فائدہ** یعنے قبرون کو ایسا ذلیل نہ کرو کہ اون پر بیٹہو اور پاخانہ اور پیشاب کرو اور اتنے تعظیم بہی نہ کرو کہ اون کو قبلہ بناکر اودہر نماز پڑہو یا اُن سے دعا مانگو اور حاشیہ جامع میں ہے معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین اور ابوداؤد مین بشیر سے روایت ہے جو مولی تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اسکا نام زمانہ جاہلیت مین زحم بن معبد تہا پہر اوس نے ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے فرمایا تیرا کیا نام ہے وہ بولا زحم آپنے فرمایا نہین تو بشیر ہے (زحم زحمت سے مشتق ہے) آپ کی عادت شریف تہی کہ برے نام کو بدل دیا کرتے اور اچہا نام رکہدیتے بشیر نے کہا مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جا رہا تہا اتنے مین آپ مشرکین کی قبرون پر گذرے تو آپنے فرمایا یہ لوگ بڑی بہلائی کے پہلے چلے گئے تین بار فرمایا (یعنے دین اسلام کے ساتہ مشرف ہونے سے پہلے مرگئے) پہر مسلمانون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا ان لوگون نے بہت بہلائی پائی بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفعۃً ایک شخصکو دیکہا جو قبرون کے بیچ مین ہو کر جا رہا ہے جوتیان پہنے ہوئے آپنے فرمایا اے جوتیان والے افسوس ہے تجہپر اوتار جوتیان اپنی اوس نے دیکہا تو پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر اوس نے جوتیان اپنی اوتار کر پہینک دین

باب وصیت کی ترغیب کے بیان مین

ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گذرے اوسپر دو راتین اور اسکو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اوسکی لکہی رہے اوسکے پاس، **باب تہائی مال یا چوتہائی مین وصیت کرنے کے بیان مین** - ترمذی مین سعد بن مالک سے روایت ہے کہ آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین بیمار تہا سو فرمایا کیا تم نے وصیت کی مینے کہا ہان پوچہا آپنے کتنے مال کی وصیت کی کہا مینے سب مال کی کہ خرچ کیا جاوے اللہ کی راہ مین یعنے جہاد مین پوچہا آپنے کیا چہوڑا تمنے اپنی اولاد کے لیے مین نے کہا وہ امیر ہین مال والے تو فرمایا وصیت کرو دسوین حصہ کی یعنے نو حصے اولاد کے لیے چہوڑ دو کہا اونہون نے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کو تہوڑا سمجہتا رہا یعنے کہتا رہا کہ اللہ کی راہ مین اور مال بہی دینا چاہیے اتنے مین کیا ہوگا یہانتک کہ آپنے فرمایا

وصیت کر تو تہائی مال کی یعنے دو حصے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہی ابو عبد الرحمن نے کہا ہم مستحب جانتے ہین کہ تہائی مال سے کچھ کم مین وصیت کرے اسلیے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہت ہے یعنے ثلث سے کچھ کم ہی وصیت مین دینا چاہیے

باب جو شخص جمعہ کے دن فوت ہو اوسکی فضیلت کے بیان مین

ترمذی مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان مرے دن جمعے کے یا رات کو تو بچاتا ہے اللہ اسکو عذاب قبر اور جانچ اور امتحان سے

باب زیارت قبور کے بیان مین

ابوداؤد مین بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے تمکو زیارت قبرون سے منع کیا تھا سو اب زیارت کرو اسلیے کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے **فائدہ** ابتدا اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوتے تھے اسواسطے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا پھر کہین شرک مین گرفتار نہ ہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو پھر آپنے اجازت دی اور اسکا فائدہ بتلایا کہ اوس سے آخرت اور موت یاد آتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فائدہ اسواسطے بتلایا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور ترمذی مین ابن عباس سے روایت ہے کہا اونہون نے گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبرون پر سو اونکے سامنے کیا مونہہ مبارک اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ترجمہ سلام ہے تیرے قبر والو اللہ بخشے ہمکو اور تم کو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہین اور ابوداؤد مین ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف تشریف لائے تو فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ترجمہ سلام ہے تمپر اے مومنون کے گھر والو اور ہم خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہین اور ابوداؤد مین ابوہریرہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے ساتھ والون کو بھی رولایا پھر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی والدہ کے لیے مغفرت مانگون سو مجکو اجازت ندی پھر مینے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت کی اجازت دی اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا کرو اسلیے کہ اوس سے موت یاد

Marfat.com

پڑتی ہے اور جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے اور ناپایدار اور عمدہ فائدہ یہ ہے کہ مردون کیے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور یہ سنت ہے لکہا ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بقیع (نام قبرستان مدینہ منورہ کا ہے) میں تشریف لیجاتے اور سلام بہیجتے وہان کے اموات پر اور استغفار کرتے انکو لیے

باب عورتون کو قبرستان مین جانیکی ممانعت کے بیانمین

مشکوۃ مین ابن عباس سے روایت ہی کہ جو عورتین قبرون کی زیارت کرتی ہین اور جو لوگ قبرون پر مسجدین بناتے مین چراغ جلاتے ہین ان سب پر رسول خدا نے لعنت کی ہی اور نصاب الاحتساب مین ہے کہ کسی شخص نے ایک قاضی سے پوچہا کہ عورتون کو قبرستان مین جانا درست ہی یا نہین قاضی نے کہا کہ تو اس بات کے جواز کا حال مت پوچہہ بلکہ یہ پوچہہ کہ عورتون کو قبرستان مین جانے سے کسقدر لعنت ہوتی ہے اور مالابد منہ مین ہے کہ قبرون کی زیارت کرنا مردون کو جائز ہی اور عورتون کو نہین

باب جو کام قبرستان مین جاکر کرنا چاہیے اسکے بیانمین

زیارت قبور کی مستحب ہے وہان جاکر جو دعا کتب احادیث مین منقول ہے وہ پڑہے اور اپنی اور اموات کے واسطے درگاہ الہ العلمین سے دعا مغفرت اور رحمت کی چاہے اور جامع البرکات مین ہی کہ عقائد مین آیا ہے کہ زندون کی دعا مردون کے واسطے اور مردون کیطرف سے کچہ خیرات اور تصدق کرنا انکو نفع اور فائدہ دیتا ہے اور وہان جاکر عبرت پکڑے اور آنسو بہادے اور اپنے مرنیکو یاد کرے

باب جو کام قبرستان مین جاکر کرنے منع ہین انکے بیان مین

جاننا چاہیے کہ قبرستان مین جاکر کوئی کام خلاف شریعت کے عمل مین نہ لاوے یعنی قبر کو بوسہ نہ دے اور اسکی خاک سونہہ کو نہ ملے اور اہل قبور سے کچہ حاجت مراد نہ مانگے اور گور کو سجدہ نہ کرے اور اسپر ہاتہہ نہ رکہے اور پیٹہہ کو خم نہ کرے ملا علی قاری نے شرح عین العلم مین لکہا ہے کہ قبرستان مین جاکر قبر کو اور تابوت کو اور دیوار کو ہاتہہ نہ لگادے کہ ایسی باتین تو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تربت با برکت کے ساتہہ بہی کرنا حدیث مین منع آیا ہے اور کوئی قبر کس گنتی اور شمار مین ہے اور قبر کو بوسہ بہی نہ دے کہ بوسہ تو ہاتہہ لگانے سے بہی زیادہ ہے سو بوسہ دینا بطریق اولے ممنوع ہونا چاہیے اور اسی کتاب مین ہے کہ قبرون کی زیارت کیوقت مردون کو دعا کرنے کی نیت اور اپنے واسطے آنسو بہانے اور نرم دل ہونے کی نیت کرے کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ زیارت کرنا قبرون کا موت کو یاد دلاتا ہے اور آنسو بہاتا ہے

اور دلکو نرم کرتا ہے اور شجرۃ الایمان مین ہے کہ گورستان مین کچہ کہانا اور پینا اور وہان پر سونا اور
آگ جلانا اور چراغ روشن کرنا اور قبر کو بوسہ دینا اور اسکی طرف سجدہ کرنا اور اسکو ہاتہہ سے چہونا اوسکی
گرد پہرنا اور طواف کرنا اور صاحب قبر سے حاجت روائی چاہنا اور قبر کو اینٹ اور چونے کبنا یہ سب
امور ممنوع اور مکروہ تحریمہ ہین اور قبر پر پہول ڈالنا بدعت ہے اور جو کہانا نذر بزرگون کی ہے اوسکا کہانا
حرام ہے انتہی ایضاح الحق مین ہے مدد چاہنی اہل قبور سے اور بوسہ دینا قبرون کا اور طواف کرنا
انکا اور چوکہٹ چومنی اور کہڑے رہنا روبرو انکے واسطے تعظیم کے اور ڈالنا چادر پہولون کا اور
غلاف کا اونپر اور غسل دینا قبرون کو اور روشنی کرنی اور مجمع کرنا بہ نیت حاصل قرب خدا کے اون
پر اور معین کرنا نماز ہول کا واسطے مردون کے اور اذان دینے قبرون پر بعد فراغت دفن کے
اور مانند اسکے بہت کام سب حقیقۃ بدعت ہین بنسبت اثر ماننے والون کے کہ ان سب کاموں کو عبادت جانتے ہین

باب استعانت کے بیان مین

مشکوۃ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مین ایک روز رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے
تہا آپنے فرمایا ای لڑکے یاد رکہہ اللہ کو کہ تجہہ کو یاد رکہیگا یاد رکہہ اللہ کو کہ تو پاویگا اوسکو اپنے روبرو اور
جب کبہی تو کچہ چیز مانگے تو اللہ ہی سے مانگنا اور جب کبہی تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے چاہنا اور یقین
جان لے اس بات کو کہ بیشک اگر سب لوگ اتفاق کرین اور اکٹہے ہوجاوین اس بات پر کہ تجہہ کو کچہ فائدہ
پہونچاوین نہ پہونچا سکینگے تجہہ کو کچہ فائدہ مگر جتنا کہ لکہدیا ہے اللہ نے تیرے واسطے اور اگر اکٹہے
ہوجاوین سب لوگ اس بات پر کہ کچہ نقصان پہونچاوین نہ پہونچا سکینگے تجہہ کو کچہ نقصان مگر جسقدر
جو لکہدیا ہے اللہ نے تجہہ پر اوٹہائی گئی قلم اور سوکہہ گیا کاغذ امام بغوی نے معالم التنزیل مین
لکہا ہے کہ استعانت بہی ایک قسم عبادت کی ہے اور عبادت اطاعت ہے ساتہہ عجز اور انکساری اور
بندگی کا بندہ اسیواسطے رکہا ہے کہ اس مین ذلت و انقیاد ہے انتہی اسی لیے اکثر فقہا نے مدد اہل قبور سے
منع اور انکار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قبرون کی زیارت صرف اسواسطے مقرر ہوئی
ہے کہ وہان جاکر اپنے واسطے اور اہل قبور کے لیے خدا تعالی سے دعا اور استغفار کرین اور کلام
اللہ پڑہکر انکو فائدہ پہونچاوین۔

باب ممانعت تیجے دسوین وغیرہ کے بیان مین

مدارج النبوۃ مین ہی اہل میت کی تعزیت کرنا اونکو تسلی دینا اور صبر کے لیے کہنا سنت اور مستحب ہے لیکن
سوم کے دن خاص جمع ہونا اور دوسرے تکلفات کرنا اور یتیمون کا مال بغیر وصیت کے
صرف کرنا حرام ہے اور تعزیت کی حد تین روز تک ہے اور اوس کے بعد مکروہ ہے اور بعض
نے ایک ہفتہ تک بہی تجویز کی ہے اور بعضون نے کہا تعزیت میت حاضر کی تین روز ہے اور تعزیت
غائب کی ایک روز ہے اور تعزیت ایکبار کے سوا کرنا نہ چاہیے اور ایسا ہی ابی حنیفہ سے روایت کیا گیا ہے
اور قبر کے سرہانے قرآن پڑہنے مین اختلاف ہے لیکن جو زیارت مین پڑہا جائے اوس مین اختلاف
نہین ہے اور جو اسطور پر ہو کہ قبر کے چارون طرف بیٹہین اور سرہانے قبر کے قرآن پڑہین تو وہ مکروہ ہے اور
رفاہ المسلمین مین ہے تیجا اور دسوان وغیرہ مقرر کرنا اور ان دنون مین کہانا پکانا اور قرآن
پڑہکر اہل میت سے دعوت لینا مکروہ ہے اور فتاوی بزازیہ مین لکہا ہے کہ پہلے اور تیسرے
دن یا ہفتے کے بعد کہانا طیار کرنا اور موسم کے دنون مین قبر کے پاس کہانا یا شیرنی لیجانا اور قرآن
پڑہکر دعوت لینا بہی مکروہ ہے اسلیے کہ ضیافت لینا شادی مین چاہیے غمی مین نہین چاہیے کہ بدعت
قبیحہ ہے اور ستملی شرح منیۃ المصلی اور فتح القدیر مین لکہا ہے کہ اہل میت سے ضیافت
لینا بدعت قبیحہ ہے کیونکہ یہ بات شادیون مین مشروع ہے نہ کہ ماتمون مین اور نوادر الفتاوی
مین آیا ہے کہ جو کہانا مردے کے واسطے تیسرے دن یا ساتوین دن یا چہلم کو یا برسی کو طیار کرین وہ
کہانا علمائے و فضلا کو مکروہ ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردیکا کہانا دلکو مردہ کرتا
ہے اور مریض کا کہانا دل کو مریض کرتا ہے اور نوادر الہشام مین لکہا ہے کہ جو کہانا مردون کی
روح کے واسطے طیار کیا ہو اسکا قبول کرنا مکروہ ہے اور یہی مضمون فتاوی قراخانی مین بلکہ سب معتبر
فتاوون مین غرب سے مشرق تک مندرج ہے لیکن بلا تخصیص اور بلا تعین ان دنون کے حسب
چاہے مردی کی طرف سے کہانا پکا کر محتاجون کے واسطے طیار کیا جاوے تو بہتر ہے اور جامع
البرکات مین مذکور ہے کہ جو کہانا مردون کی طرف سے محتاجون پر تصدق کرنے کو پکاوین کہ ثواب
اوسکا مردون کو پہونچے وہ کہانا سوائے محتاجون اور فقیرون کے کسی اور کو درست نہین
کیونکہ تصدق تو فقیرون پر ہی ہوتا ہے اور اغنیا کے واسطے ہدیہ مقرر ہے اور یہ جو اس ملک مین رسم ہے
کہ طعام وغیرہ سامنے رکہکر دونون ہاتہہ اوٹہا کر سورہ فاتحہ وغیرہ بطور رواج اس دیار کے پڑہتے

Marfat.com

ہین سو یہ طریق اور دستور علمار سلف سے منقول نہین بلکہ حرمین شریفین مین آجتک کوئی اہل فضل وکمال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد شریف سے اب تک اوسی یار پُر انوار مین رہتے آئے ہین طعام یا شیرینی پر کہانا چکہنے سے پہلی اس فاتحہ مروجہ مذکورہ کے طریق سے واقف بھی نہین مگر جو لوگ ہندوستان کے حرمین کی زیارت کو جاکر وہان رہگئے ہین اور اقامت اور بود وباش وہان کی اختیار کی ہے وہ البتہ ہندوستان کی رسم وعادت کے موافق اپنے گہرون مین مرتکب اس امر کے ہوتے ہین سو انکا کچہ اعتبار نہین بلکہ وہان کے علمار ان ہندوستانیون کی ان حرکات پر خبردار ہوکر انکو زجر وتوبیخ کرتے ہین اور جامع البرکات مین منقول ہے کہ طریق علمار سلف کا یون تہا کہ کہانے کے بعد اہل ضیافت کے واسطے دعا مغفرت کی کرتے تہے مشکوۃ مین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے سنا مین نے رسولخدا کو فرماتے ہوئے لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ یعنے جب کہانا موجود ہو تو نماز کو توقف کیا چاہیے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ تم مین سے کسی کے سامنے کہانا رکہا جاوے اور نماز کے واسطے تکبیر شروع ہوجاوے تو وہ شخص پہلے کہانا شروع کردے تاکہ کہانے سے فراغت ہو اور نماز بعد فراغت کے ادا کرے اسواسطے ابن عمر کی عادت تہی کہ اگر کہانا اونکے سامنے رکہا جاتا اور اودہر اتفاقاً تکبیر واسطے نماز کے شروع ہوتی تو جبتک کہانے سے فراغت نہوتی نماز کو نہ آتے اور امام کی قراءت کو سنتے رہتے اور فتاوی بزازیہ اور فتاوی تاتارخانی مین لکہا ہے کہ کچہ کہانا یا روٹی سامنے آوے تو کہانا شروع کردے اور سالن کا انتظار نہ کرے

باب سفر کر کے قبرون کی زیارت کے لیے جانے کے بیان مین

ترمذی مین ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے نہ باندہے جاوین یعنے سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدون کے واسطے ایک مسجد الحرام اور ایک مسجد میری اور ایک مسجد بیت المقدس کے لیے فائدہ یعنے زیارت کی واسطے کسی مکان متبرک کو سفر کرکے جانا درست نہین مگر کعبہ شریفہ اور مسجد اقصے اور مدینہ منورہ کی مسجد نبوی کی زیارت کو جانا درست ہے سابق

اُستون کچھ لوگ کوہ طور اور تربت بابرکت حضرت یحیی نبی علیہ السلام وغیرہ کی زیارت کو دور دور سے سفر کرکے جایا کرتے تہے اسحدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جگہہ کے سوا اور جگہہ محض بہ نیت ثواب حاصل کرنیکو زیارت کے لیے سفر کرنا منع فرمایا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو عوام الناس سفر کرکے اجمیر اور پاک پٹن وغیرہ کو محض زیارت ہی کے لیے جاتے ہین درست نہین ہان جو قبرستان مسلمین نزدیک اپنے شہر اور قریہ اپنے بیگانون کا ہو اوسکی زیارت کرنے مسنون طریق پر سنت ہے گورستان مین واسطے اموات کی دعا مغفرت مانگے اور اپنی موت کو یاد کرکے دنیا سے بے رغبتی حاصل کرے زیادہ کہٹیرا بے وقوفی ہے

باب کفن ہیت پر ادعیہ وغیرہ لکھنے کی عدم جواز کے بیان مین

مائۃ المسائل کے ۷۰ سوال کے جواب مین لکھا ہے جواب نامہ کہ کفن پر لکھتے ہین کیا حکم رکھتا ہے جائز ہے یا گناہ اور کونسی گناہ (یعنی اگر گناہ ہے تو کونسی گناہ مین سے ہے) دعا اموات کی بارہ مین کچھ بات چلی بندہ نے عرض کیا کہ قبر و نیز قرآن و دعا وغیرہ جو لکھتے ہین اس باب مین کیا حکم ہے فرمایا کہ یہ لکھنا نہ چاہیے اور ویسا ہی پارچہ کفنی پر بہی نہ لکھنا چاہیے فقط وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین فقط

وصیت نامہ مؤلف رسالہ ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی نبیہ الکریم اما بعد حمد وصلوۃ کے بندہ ذرہ ناچیز عاجز رحمت العلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی اپنی اولاد اور برادر و برادر زادگان اور دوستان صمیمی و اخوان دینی کو وصیت اور اپنا مافی الضمیر عرض کرتا ہے کہ اس مسکین عجز آگین کی دلی مراد یہ ہے کہ میرا خالق مہربان و مالک ہر دو جہان اپنے کرم عمیم و فضل قدیم سے جو ہمیشہ شامل حال اس مستمند عجز پیوند کے ہے خاتمہ بالخیر فرماکر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وجلالاً مین موت با ایمان و باقرار کلمہ توحید دیگر قرب جوار ہمسائگی اپنے بندگان خاص و مخلصان با اختصاص کی عنایت و رحمت فرماوے تو بہی کہو آمین اگر شاید بتقدیر قادر قدیر مرگ کہ امر لابدی ہے اسیجگہ آجاوے تو مین سب اخوان دین کو عرض کرتا ہون کہ میرا تجہیز و تکفین وغیرہ مطابق سنت صحیحہ بجا لاوین اور کوئی کام

Marfat.com

بدعت منحوس کہ ظلمت و ضلالت ہے خواہ ادنی ہو خواہ اعلی ظہور مین نہ آوی اور نماز جنازہ امام صالح متدین متبع سنت نرم دل پڑہاوے
اور بعد تکبیر اولی کی پکار کر سورۂ فاتحہ اور ایک سورۃ اور درود شریف جو نماز مین پڑہا جاتا ہے اور وہ دعا صحیح مسلم کے عوف بن مالک سے
کی روایت سے اس رسالہ مین گذر چکی ہے پڑہی جاوی اور واسطے ادای نماز جنازہ اس عاجز کے جماعت کثیر کے جمع کرنے
کے لیے بہت کوشش کرین حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جس شخص مسلمان میت کی جنازہ پر چالیس شخص جو شرک نکرتے ہون خدا سے
کے ساتھ نماز پڑہین حقتعالی اونکی سفارش اوسکے حقمین قبول فرماتا ہے دوسری حدیث مین سو آدمی
آیا ہے اور ایک حدیث مین تین صف کا ذکر ہے غرضکہ بہت سے آدمی موحدین متبع سنت سید
المرسلین کا نماز جنازہ پڑہنا میت کو بہت فائدہ دیتا ہے اور وقت رکہنے میت اس عاجز کے گور
مین یہ دعا پڑہتے رہین بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یا یہ دعا پڑہین بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مطلب ہر دو دعا کا ایک ہی ہے اور بعد فوتیدگی اس عاجز کے کوئی کام
خلاف شریعت نکرین اور عورات قبیلہ و برادری وغیرہ جمع ہو کر مرتکب رسوم منہیہ مثل
نوحہ و بین و گریہ باواز بلند و بوریا نشینی تا چہلم وغیرہ نہ ہووین اور دعا مخلصانہ اور ختم قرآن
و استغفار و صدقہ وجہ حلال ظاہر و مخفی سے بلا قید دن و تاریخ یاد رکہین اور تیجا و دسوان و بیسوان
چہلم و ششماہی و برسینی شریعت اطہر محمدیہ علیہ السلام والتحیۃ سے ثابت نہین نکرین اور پیچہے
دفن کرنے کے اول و آخر سورہ بقر سرہانے قبر کے پڑہین اور دعا واسطے ثابت قدم رہنے و آسانی
سوال و جواب منکر و نکیر اور دور ہونے دہشت و تاریکی و تنگی گور کہ جائے پر وحشت و شور ہے بہت
عجز اور خلوص سے کرین اور بعد دفن کے بقدر مدفن پر ٹہرین کہ جتنے عرصے مین اونٹ ذبح کر کے
گوشت اوسکا باہم تقسیم کرتے ہین روایت مین آیا ہے عمرو بن عاص نے وقت حضور وفات کے کہا تہا
کہ تم مجکو دفن کر کے مٹی ڈالکر گرد میرے قبر کے اتنا ٹہیرنا جتنی دیر مین اونٹ کو نحر کر کے اوسکا گوشت
تقسیم کرتے ہین رواہ مسلم حافظ ابونعیم نے کہا ہے کہ داعی رو بقبلہ ہو کر بعد دفن کے دعا کرے
حکیم ترمذی نے اسکو مستحب ٹہیرایا ہے اور اس عرصہ مین کوئی امر ناجائز مثل حقہ کشی و سخنان دنیوی
کہ قبرستان مین یہ کام منع ہین نہ کرین اور فاتحہ خوانی بعد از ستر قدم کہ یہ کام بے سند و بیدلیل اور
بدعت سے ہے نہ پڑہین اور جو غلہ و نمک رکہکر اور قرآن شریف ہاتہہ مین لیکر اور سال عمر میت شمار کر کے
اسقاط کرتے ہین اسکا ثبوت شریعت نبوی سے نہین حصر گزشہ کرین اور کبہی کبہی بعد ہفتہ عشرہ

میرے عزیز ارجمند اور دوست حق پسند قبر اس عاجز پر آکر دعا مغفرت کیا کرین اور جو میرے اخوان مہربان و محب شفقت نشان مسافت بعیدہ پر ہون بعد سننے خبر فوتید گی اس خاکسار کی نماز جنازہ اخلاص دل سے وہانپر جہان پر ہون پڑہین اور اگر قلیل یا کثیر ذمے میرے اپنے یا بیگانیکا قرض یا امانت یا کوئی اور حق ہو میرے وارثون پر فرض ہے کہ حتی الامکان اسکے ادا کرنے مین جلدی بجا لا کر اس عاجز کو فارغ البال کرین صحیحین مین ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لائے کہ آپ اسپر نماز جنازہ پڑہین آپنے پوچہا کہ اسپر کچہ قرض ہے لوگون نے کہا کہ ہان دو دینار ہین آپنے فرمایا کہ اوسکے ادا کے لائق کچہ چہوڑ گیا ہے لوگون نے کہا نہین آپنے فرمایا تم لوگ اسپر نماز پڑہو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ میرے ذمے ہین یا رسول اللہ پہر آپنے اسپر نماز پڑہی اور اگر مین کسیکا قصور وار ہون اس سے میرا قصور معاف کراوین اور آپسمین اتفاق رکہین صلہ رحمی کا لحاظ رکہین اور صوم صلوٰۃ وغیرہ امور الٰہی کے پابند رہین کفر و شرک و بدعت سے دور رہین اور عسر و یسر مین ہمیشہ آفریدگار سے خوش و رضامند رہین اور موت قبر قیامت کو نزدیک سمجہین ع عمر دنیا چند روز بیش نیست ؞ غافل ست آنکس کہ بیش اندیش نیست ؞ وما علینا الا البلاغ قولہ تعالی فَمَنۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہم

احوال انتقال پُر ملال شیخنا و مرشدنا جناب نواب صدیق الحسن خان صاحب مرحوم و مغفور

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ زبدہ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان مرتضوی گل گلزار سیادت سرو جویبار رشد و ہدایت ماحی مراسم کفر و ظلام محی رسوم دین و اسلام خلاصہ آل رسول جگر گوشہ جناب بتول عاشق کلام خدا مشغوف احادیث مصطفی امام المفسرین خاتم المحدثین افضل العلماء اکمل الفضلا قدوۃ المحققین اسوۃ المدققین شیخنا و مرشدنا مجدد زمن نواب سید محمد صدیق الحسن غفر اللہ لہ بتاریخ ۲۹ ماہ جمادی الآخر ۱۳۰۷ھ ہجری المقدس اس جہان بے بقا سے ارتحال فرما کر ملک جاودان جوار رحمت الٰہی مین منزل گزین ہوئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ

دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ

کرتا ہون مین صدق دل سے یہ دعا … یا الٰہی اوس کو جنت مین بسا
نام نامی جسکا صدیق الحسن رح … قبر کے اندر رہے وہ با امن
اوسکے مرنے سے پڑا سینہ پہ داغ … ہو مبارک اوسکو اب جنت کا باغ
جو کہ تہا وہ گمرہون کا رہنما … یا الٰہی جنت مین دے تو اوسکو جا
اوسکی مرقد کو کرین باغِ بہشت … اوسکی منزل کو کرین نور سرشت
اوسکی تربت کو منور تو کرین … قبر اوسکی نور رحمت سے بہرین
کر دعا میری قبول اے میرے رب … بخشدے اوسکی خطائین سب کی سب
تہا وہ تیرے بندگان کا حق نما … رحم کر اور اسکو دے اچہی جزا
عفو کر اوسکی خطائین اے رحیم … باغ جنت اوسکو دیجو اے کریم
کیجیو اوس کو نہ محشر مین عذاب … اپنی رحمت اوسپہ کیجو بے حساب
مہربانی اپنی تو اوس پہ کرین … اس کے سر پہ تاج بخشش کا دہرین
جو جو ہے تکلیف دن موعود کی … دور کیجو اسے اے رب قوی
ہووے سورج جبکہ نیزہ کے قدر … عرش کے سایہ مین ہو اوس کی مقر
پل صراط اوپر ہو اوسکا جب گذر … مثل بجلی جاوے ہو اوسکو نہ ڈر
یا الٰہی ہے یہ میرے التجا … آگ دوزخ سے اسے دیجو بچا
تیرا تابع تہا وہ بندہ نیک نام … جنت الماوے مین کر اوسکا مقام
یا غفور و یا رحیم و یا کریم … فضل اپنا تو کرین اوسپر عمیم
رحم اپنا تو کرین اوسپر تمام … تا کہ ہووے قبر مین وہ شادکام
شادمان اوس کو کرین روز قیام … تو کہ ہو جاوے وہ اوس دن نیک نام
نام ہے تیرا جو غفار و رحیم … کر اوسے خلد برین مین تو مقیم
کرتا ہون مین یہ دعا ہر صبح و شام … یا الٰہی جنت مین ہو اوس کا مقام

مین اوٹھا کر ہاتھ کرتا ہون دعا — اعلے علیین مین ہو اسکی جا
رحلت اوس کی سے ہوا ہی تن کباب — یا خدا اوس کا کرین حسن المآب
یاد حسب آتی ہے موت اوسکی کبھی — چشم تر میری ہو غم سے آپ ہی
کرتا ہون مین یہ دعا ہو چشم زار — یا خدا الجنت مین دے اوسکو بہار
اور پہونچا اسکو تو میرا سلام — اور تو اوس پر رہے راضی مدام
اور کر اوس کو لقا اپنا نصیب — ہو عطوفت تیری بس اوس کے قریب
کر شفیع اوس کا محمد مصطفے — دے صفوف اتقیا مین اسکو جا
یا الٰہی ہے دعا میرے مدام — بخش مجھہ کو اور اوس کو والسلام

فہرست رسالہ الکلام المبین فی بیان التجہیز و التکفین

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
٢	مقدمہ اس امر کے بیان مین کہ ہر شخص مومن پر تابعداری حضرت کی واجب ہے	٢٢	باب حالت نزع مین تلقین کرنیکے بیان مین
٨	اخبار رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم و اقوال صلحا رحمہم اللہ	٢٣	باب فوت شدہ سابق کو قریب المرگ کی زبانی سلام بھیجنے کی بیان مین
١٤	باب بیمار کی عیادت اور اسکی ثواب کی بیان مین	〃	باب میت کی آنکھون کو بند کردینے کے بیان مین
١٥	باب بیماری اور تکلیف پر صبر کرنے کی ثواب کے بیان مین	٢٤	باب انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کے بیان مین
١٦	باب بیان مین اسکی کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہی تو [illegible]	〃	باب میت کو بوسہ دینے کی بیان مین
١٧	باب سکرات موت کے بیان مین	〃	باب میت کے اوصاف بیان کرنے اور چلاکر رونے کی ممانعت کے بیان مین
〃	باب وبا کے بیان مین	٢٧	باب غسل دینے میت کے بیان مین۔
١٨	باب اولاد کی موت پر صبر کرنیکے اجر کے بیان مین	٢٨	باب کفن میت کے بیان مین۔
١٩	باب مصیبت پر صبر کرنے سی اچھا بدلہ ملنے کی بیان مین	٣٠	باب کفن گران قیمت کی مکروہ ہونے کے بیان مین۔
٢١	باب منع ہونے موت کی آرزو کرنیکی بیان مین	〃	باب کفن عورت کی بیان مین۔
٢٢	باب دفعۃً یعنے ناگہانی موت آجانیکی بیان مین	٣١	باب میت کو مشک لگانے کی بیان مین۔
		〃	باب میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ مین جلدی کرنے بیان مین

Marfat.com

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳۱	باب شب مین میت کو دفن کرنے کی بیان مین	۵۲	باب بعد کسی کے مرنیکو مسجد مین بیٹھنے کی بیان مین
″	باب میت کو دوسری جگہہ لیجانیکے منع ہونیکے بیان مین	۵۳	باب وارثان کے میت کے پاس تعزیت کی لیے جانیکے بیان مین
۳۲	باب نماز جنازہ مین تعداد صفوف کی بیان مین	″	باب ثواب جب ہی کہ صدمہ پہونچتے ہی صبر کرے
″	باب جنازہ کی نماز پڑھنے اور اسکے ساتھہ جانیکی فضیلت کے بیان مین	۵۴	باب میت پر رونے کے بیان مین
″	باب میت پر چالیس و سو صدین کے جنازہ پڑھنے کی بیان مین	۵۵	باب میت والے کے گھر طعام بھیجنے کی بیان مین
″	باب میت کی بھلائی اور برائی بیان کرنیکی تاثیر کی بیان مین	″	باب وقت دفن کرنے میت کی دعا پڑھنے کی بیان مین
۳۳	باب جنازہ کے ساتھہ آگ لیجانے کی ممانعت کے بیان مین	″	باب قبر مین لحد اور شق کرنے کے بیان مین
″	باب جنازہ دیکھکر کھڑے ہونے کے بیان مین	۵۶	باب قبر کو بلند کرنے اور گچ کرنے کی ممانعت کی بیان مین
۳۴	باب جنازہ کی ساتھہ سوار ہوکر چلنے کی ممانعت کے بیان مین	″	باب قبرون پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت کے بیان مین
۳۵	باب جنازہ کے آگے چلنے کے بیان مین۔	۵۷	باب وصیت کی ترغیب کے بیان مین
″	باب جنازہ کی جلدی لیجانے اور جنازہ اوٹھانیکی بیان مین	″	باب تہائی مال یا جو تہائی مال مین وصیت کرنیکی بیان مین
″	باب جو شخص خودکشی کرے اسکی جنازہ کی نماز امام نہ پڑھے	۵۸	باب جو شخص جمعہ کے دن فوت ہو اسکی فضیلت کی بیان مین
۳۶	باب جو شخص حد شرعی مین مارا جاوے اسپر نماز جنازہ پڑھنے کی بیان مین	″	باب زیارت قبور کے بیان مین
″	باب مسجد مین جنازہ پڑھنے کی بیان مین	۵۹	باب عورتون کے لیے قبرستان مین جانیکی ممانعت کے بیان مین
۳۷	باب اگر مرد اور عورت کا جنازہ جمع ہو کون سا جنازہ آگے رکھنا چاہیے	″	باب جو کام قبرستان مین کرنا چاہیے اسکی بیان مین
″	باب آفتاب نکلنے اور غروب ہونیکے وقت نہ دفن کرنے کی بیان مین	″	باب جو کام قبرستان مین جاکر منع ہین انکی بیان مین
۳۸	باب امام کونسی عضو کے مقابل کھڑا ہو اس امر کی بیان مین	۶۰	باب استعانت کی بیان مین۔
۳۹	باب جنازہ کے تکبیرون کے بیان مین	″	باب ممانعت تیجہ دسوین وغیرہ کے ممانعت کے بیان مین
۴۰	باب جنازہ کی دعاؤن کے بیان مین	۶۲	باب سفر کرکے قبرون کی زیارت کے واسطے جانیکی بیان مین
۴۴	باب نماز جنازہ مین سورہ فاتحہ پڑھنے کی بیان مین	۶۳	باب کفن میت پر ادعیہ وغیرہ کی عدم جواز کے لکھنے کی بیان مین
۴۹	باب شہید پر جنازہ پڑھنے اور غسل وغیرہ کی بیان مین	″	وصیت نامہ مؤلف رسالہ ہذا
۵۱	باب میت غائب پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان مین	۶۵	احوال انتقال پر ملال شیخنا و مرشدنا محمد صدیق الحسن صاحب مرحوم

مؤلف کی جانب سے عام اجازت ہے کہ کوئی چھاپے

Marfat.com